Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64 — شمارہ 1

ہفت روزہ — قادیان

بدر

The weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن، 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 ربیع الاوّل/ 1436 ہجری یکم صلح 1394 ہش یکم/جنوری 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دُعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دُعا تریاق ہے۔ آخر دُعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اُسے کیسا بُرا لگنے لگا جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دُعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور اُن کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بیعت اور توبہ:

بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ۔ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کیلئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کیلئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے۔ اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اُس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے اُس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اُس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے۔ یعنی اُس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیا نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے، اُسے بڑا حرج اُٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اُس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ جب تک اُس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ (البقرۃ: 223) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بیکس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے دوسری قومیں خدا کو رحیم و کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دیکر بخشوائے۔ بڑی بے وقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق ہو۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گذارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لئے مفید بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ اور توبہ کی حقیقت:

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں، ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصومؐ 70 بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑے گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع برا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے۔ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

دُعا تریاق ہے:

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دُعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دُعا تریاق ہے۔ آخر دُعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اُسے کیسا بُرا لگنے لگا جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دُعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور اُن کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

توبہ جزو بیعت ہے:

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جُز کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اُس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اُس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اُس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔ جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔

رسمی بیعت فائدہ نہیں دیتی:

بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا، اس لئے ظاہری لا الہ الا اللہ ان کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا۔ بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 2 تا 4 مطبوعہ 2003)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔ کاش کہ یہ باتیں ہمارے لیڈروں اور علماء کہلانے والوں کو بھی اور عوام الناس کو بھی سمجھ آجائیں۔ مسلمان امہ کی تکلیف ہمیں بھی تکلیف میں ڈالتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے اپنے آقا اور مطاع کی طرف منسوب ہونے والوں سے ہمدردی اور پیار کرنے کے گر سکھائے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 19 ردسمبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم و بربریت کے جتنے نمونے یا واقعات ہمیں مسلمان کہلانے والے ممالک میں نظر آتے ہیں وہ دوسرے غیر مسلم ممالک میں نہیں ہیں۔ یا کم از کم وہاں یہ ظاہراً یہ نمونے اتنی کثرت سے نہیں ہیں اور جب واقعات ہوتے ہیں تو عموماً ان کے خلاف ان ترقی یافتہ ممالک میں یا غیر مسلم ممالک میں آواز بھی بڑے زوردار طریقے سے اٹھائی جاتی ہے۔ چاہے یہ ظلم حکومتی کارندوں کی طرف سے ہوں یا کسی گروپ یا فرد کی طرف سے ہو رہا ہو۔ گزشتہ دنوں میں امریکہ میں بھی واقعات ہوئے اور وہاں بڑے پرزور احتجاج ہوئے۔ لیکن اسلام پیار محبت اور بھائی چارے کی جتنی تلقین کرتا ہے آجکل کی مسلمان حکومتیں اور اسی طرح اسلام کے نام پر دوسرے جو بنے ہوئے گروپ ہیں وہ یا گروہ یا تنظیمیں اتنا ہی ذاتی مفادات کی خاطر اسلام کے نام پر ظلم کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یعنی گویا کہ اسلام کی تعلیم کے بالکل الٹ چل رہے ہیں اور آجکل اسلام کے نام پر یا شریعت کے نافذ کرنے کے نام پر بے شمار شدت پسند تنظیمیں بن چکی ہیں جو ایسے ایسے ظلم کے مظاہرے کر رہی ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ حرکتیں انسان کر رہے ہیں یا انسانوں کے روپ میں حیوانوں سے بھی بدتر کوئی مخلوق کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفاکی کی بدترین مثال تھی۔ ایسی چیز جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی۔ ہر شخص جس میں انسانیت کی ہلکی سی بھی رمق ہے چیخ اٹھا اور بے چین ہو گیا۔ ایسے ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال پہلے لاہور میں ہماری مساجد میں بھی کھیلی گئی ہے۔ یہاں کے ایک ٹی وی چینل نے غالباً بی بی سی نے پاکستان کے ہونے والے ایسے واقعات کا ذکر کیا پانچ ایسے بدترین واقعات جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں رونما ہوئے۔ ان میں ہماری جو مساجد کا واقعہ تھا لاہور میں ان کا بھی ذکر کیا گیا۔ تو بہر حال ہمارے اس صدمے کو اور ہم پر کئے گئے ظلم کو نہ ہی حکومت نے قابل توجہ سمجھا اور ہمدردی اور افسوس کے قابل سمجھا اور نہ ہی عوام الناس کی اکثریت نے شاید مولوی کے خوف سے لیکن ہم احمدی تو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے ہیں اور انسانیت کو تکلیف میں دیکھ کر ہم بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر یہ تو ہمارے ہم وطن اور شاید تمام ہی مسلمان کہلانے والے تھے جن کے لئے ہمارے دل رحم کے جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پاکستان میں گزشتہ دنوں ہوا واقعہ۔ ان کے لئے ہم بے چین ہیں جیسا کہ میں نے کہا ہمدردی ہے ہمارے اندر۔ ان پر ظلم دیکھ کر تو ہم نے بے چین ہونا ہی تھا اور ہوئے۔

اور پھر اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ پانچ چھ سات سال کے بچے بھی تھے۔ دس بارہ گیارہ تیرہ سال کے بچے تک تھے عمر کے ایسے بچے بھی بیچ میں شہید ہوئے جو پانچ چھ سال کے تھے۔ جن کو شاید دہشت گردی اور غیر دہشت گردی کا کچھ علم بھی نہیں تھا۔ مسلمان اور غیر مسلم میں کیا فرق ہے یہ بھی نہیں پتا ہوگا لیکن بڑے ظالمانہ طریقے سے ان کی جان لی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان بچوں کو اس لئے ظلم کا نشانہ بنایا گیا کہ پاکستان میں فوج سے ان نام نہاد شریعت کے نافذ کرنے والوں نے بدلہ لینا تھا۔ یہ کونسا اسلام ہے اور کونسی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ ایک یہودی کے بچے کو قتل کرنے پر جب اپنے صحابی سے بازپرس کی آپ نے جنگ کے دوران تو صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہ یہ یہودی کا بچہ تھا اگر غلطی سے قتل ہو بھی گیا تو کیا ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ انسان کا معصوم بچہ نہیں تھا؟

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں انسانیت کے تقدس کو قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے نظر آتے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے اور اسلام کے نام پر ظلم کرنے والوں کے یہ عمل ہیں جو ہم عموماً دیکھتے رہتے ہیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا اس سفاکانہ ظلم پر ہر انسان نے دکھ کا اظہار کیا۔ چاہے وہ مسلمان تھے یا غیر مسلم تھے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑی سی شرافت رکھنے والے انسان نے بھی اس پر دکھ کا اظہار کیا افسوس کیا اور جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے۔ ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ مجھے کئی خطوط موصول ہوئے کہ اس واقعہ سے سارا دن ہم بے چینی اور تکلیف میں رہے اور یہ حقیقت ہے۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا اور جب ایسی کیفیت ہوتی ہے تو پھر ظالموں کے نیست و نابود ہونے کے لئے بددعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو پاک کرے۔ یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہوئے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان معصوموں کے لئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی حوصلہ دے صبر دے اور ان پر رحم فرمائے ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ بھی ان سے چھن گئے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ شدت پسندی اور ظلم کے واقعات تقریباً تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ یہ ایک پاکستان کی بات نہیں ہے عراق شام لیبیا وغیرہ سب ملکوں میں ظلم ہو رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ظلم کی بات یہ ہے کہ یہ سب ظلم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہا ہے۔ شام میں ہی حکومتی اور سنی فسادوں میں ایک رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب لوگ مارے گئے ہیں ان میں سے چھ ہزار چھ سو بچے مارے گئے۔ ایک بٹہ تین سے زیادہ شہری مارے گئے۔ کل جو جتنی اموات ہوئی ہیں۔ ISIS کے ذریعے ہزاروں لوگ مارے گئے۔ سینکڑوں عورتوں اور لڑکیوں کو اس لئے مار دیا گیا ایک لائن میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیا گیا کہ انہوں نے ان لوگوں سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا بلکہ بعض ذرائع کے مطابق ظلموں اور موتوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ساری چیزیں دیکھ کر اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے کہ یہ کیا کچھ ہو رہا ہے جو اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ کس اسلامی تعلیم کے نام پر یہ عمل ہو رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ اس خدا کے نام پر ہو رہا ہے جو رحمان خدا ہے جو رؤوف و رحیم خدا ہے جو اتنا مہربان ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس رسول کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے رحمت للعالمین کہا ہے۔ اس شریعت کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بھی عدل و انصاف کو پکڑے رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ‌ۚ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا‌ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ○ کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی سخت دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اب یہاں تو اللہ تعالیٰ انصاف کے معیاروں کو ایک مؤمن کے لئے اونچا کر رہا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ایمان نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی انصاف کے معیاروں سے نیچے آنے پر تمہیں مائل نہ کرے۔ انصاف کی تعلیم میں ایسے نمونے دکھاؤ کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ تمہارے انصاف اور نیکی کے نمونے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے گواہ بن جائیں۔ کسی کی انگلی اسلامی تعلیم پر نہ اٹھے۔ کاش کہ یہ مسلمان کہلانے والے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کے نمونے اسلامی تعلیم کی طرف غیر مسلموں کو کھینچ رہے ہیں۔ ان لوگوں کے عمل تو اپنوں کو بھی دور دھکیل رہے ہیں۔ جن بچوں نے اپنے ساتھیوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنتے دیکھا ہے کیا وہ ان لوگوں کو کبھی مسلمان سمجھیں گے؟ اور اگر سمجھیں گے تو یہ سوال ان کے ذہنوں میں پیدا ہوں گے کہ کیا یہ اسلام ہے جس کو ہم مانیں۔ پس یہ لوگ صرف ظاہری ظلم اور قتل و غارت نہیں کر رہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ اسلام سے دور لے کر جا رہے ہیں۔ کاش کہ مسلمان علماء کہلانے والے جنہوں نے جہاد اور فرقہ واریت کے نام پر ان شدت پسند گروہوں کو جنم دیا ہے اپنے قبلے درست کر کے اپنی نسلوں کو حقیقی اسلام کے بتانے والے بنیں اور ان شدت پسند گروہوں کی بیخ کنی کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم کے ہتھیار کو استعمال کریں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ زمانے کے امام کی بات مان کر حقیقی اسلام پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی عمل کروائیں۔

پس اگر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھیں کہ دشمن سے بھی انصاف کا سلوک کریں اور پھر کلمہ گوؤں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **رحماء بینھم**۔ لیکن یہاں رحماء بینھم تو دور کی بات ہے یہ تو اپنوں سے بھی دشمنوں سے بڑھ کر سلوک کرتے ہیں جس کے نظارے ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ اب یہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ دو لاکھ جو آدمی صرف ایک ملک میں مار دیئے یہ اپنوں کے ساتھ ہی ظلم کے سلوک ہی ہیں بچوں کو مار اشہید کر دیا۔ یہ بھی ظلم کی انتہا ہی ہے۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ جو ظلم انہوں نے کیا ہے یا یہ کرتے رہتے ہیں اس پر سے بغیر پکڑ کے یہ گزر جائیں گے۔ نہیں اس طرح کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا○ کہ جو جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر آگے یہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰٓى اِلَيۡكُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا‌ۚ ۔ کہ جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم مؤمن نہیں۔

پس بھائی چارے کا ایک تقدس اسلام نے قائم کر دیا۔ اگر اس تقدس کو کوئی پامال کرتا ہے اور کلمہ گو کو قتل

(باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کر سکتی ہے، مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مومن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ مدد اور استعانت کی کوشش ذاتی ضروریات کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عُسر اور یُسر، تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ ہمیں اپنے عہد نبھانے کے لئے کس قدر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ڈوبتے ہوئے دہریہ کی طرح خدا تعالیٰ کو نہیں پکارنا۔ ہم نے اعلیٰ معراج حاصل کرنے والے مومنین کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور استعانت کا ادراک حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔

ہم کمزور ہیں اور ہمارا دشمن بہت طاقتور ہے۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کے لئے نہ کوئی دنیاوی طاقت ہے، نہ وسائل ہیں، نہ کسی بھی قسم کا ذریعہ ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں۔ اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دَر کے ہو جائیں۔

ہمیں اپنے فرائض کو ادا کرنا نہیں بھولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مدد کے طلب کرنے سے کبھی ہمیں غافل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہم دشمن سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ طاقت اتنی بڑی ہے کہ اس کا کوئی دنیاوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت اس کی کامیابی کو روک نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد بہت وسیع ہے اور اس کی طاقتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔

دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں بسنے والے احمدی کا کام ہے کہ کامل اطاعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور اس کی مدد کے طالب ہوں۔ جماعت ایک مضبوط بندھن میں جڑی ہوئی ہے اور ہونی چاہئے۔ یہی جماعت کی خصوصیت ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت، جماعت نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک کو دوسرے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت ہر جگہ ہر احمدی کے شاملِ حال ہو۔ اور جب ہماری یہ حالت ہوگی تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حیرت انگیز نظارے ہم دیکھیں گے۔

مَیں دعا کے لئے دوبارہ یاد دہانی کرواتا ہوں۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ یہ ترقی میں روک بننے والے نہ ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کی مدد اور نصرت سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور ہوتے چلے جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍نومبر 2014ء بمطابق 28 نبوت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 53۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کر سکتی ہے، مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مومن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ مدد اور استعانت کی کوشش ذاتی ضروریات کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اہمیت کے باوجود اس طرف لوگوں کی عموماً نظر نہیں ہوتی۔ جتنی توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہوتی۔ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو بظاہر یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، میری ضرورت پوری ہو گئی۔ لیکن اگر گہرائی سے جا کر وہ خود اپنے نفس کا جائزہ لیں تو اپنی ضرورتوں کو پوری کرنے کے مختلف ذرائع کو وہ اپنے کام مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ مثالیں دے کر ایسے مختلف مواقع بیان فرمائے ہیں جہاں انسان سمجھتا ہے کہ استعانت اور مدد مختلف لوگوں نے کی ہے۔ یا خود اپنے زور بازو سے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا اور سب سے پہلی عموماً یہی حالت ہوتی ہے جب انسان سمجھتا ہے کہ میں اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر لوں گا اور اپنی طاقت، اپنے علم، اپنی عقل سے وہ ضرورتیں پوری کر بھی لیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے دیکھو مَیں نے اپنی قابلیت اور طاقت اور قوت سے اپنے مسائل خود حل کر لئے۔ اس بات پر گھمنڈ اور فخر کرتا ہے کہ میں کسی سے مدد نہیں لیتا یا مَیں نے کسی سے مدد نہیں لی۔

لیکن بعض دفعہ ایسے حالات آ جاتے ہیں جب وہ اپنی ضرورتیں خود پوری نہیں کر سکتا اور اسے باہر کی مدد چاہئے ہوتی ہے۔ تب اس کی نظر اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کی طرف جاتی ہے۔ ان سے مدد لیتا ہے اور وہ اس کی مدد کر بھی دیتے ہیں۔ اس وقت اسے خیال آتا ہے کہ رشتہ داری بھی اچھی چیز ہے۔ اگر آج میرے یہ رشتہ دار نہ ہوتے تو مَیں اپنی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔

پھر بعض دفعہ یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کے اہل و عیال، متعلقین، رشتہ دار اس کے کام نہیں

کر سکتے یا اس کے کام نہیں آ سکتے یا نہیں کرتے تب وہ نظر دوڑاتا ہے تو اس کی نظر اپنے دوست احباب پر پڑتی ہے، ملنے والوں پر پڑتی ہے جو اس کے خیال میں اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ ان سے مدد لیتا ہے۔ وہ مدد کر بھی دیتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ دوست احباب بھی اچھے ہوتے ہیں جو آڑے وقت میں کام آ جاتے ہیں۔

پھر ایک زمانہ ایسا بھی آتا ہے جب دوستوں کے پاس جائے تو وہ بھی اپنی مجبوریاں بتا دیتے ہیں۔ جائز مجبوریاں ہوں یا کسی سے جان چھڑانے کا بہانہ ہو۔ بہر حال وہ اس کے کام نہیں آ سکتے۔ بعض دفعہ ایسی صورتحال بھی ہوتی ہے کہ دوستوں کے بس میں وہ مدد ہوتی بھی نہیں کہ وہ کر نہیں سکتے۔ ان کی پہنچ سے وہ کام باہر ہوتا ہے۔ تو ایسے وقت میں وہ انسان بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور وہ سلسلہ یا جماعت جس سے وہ تعلق رکھتا ہے وہ اس کی مدد کرتے ہیں اور جب اس کا کام ہو جاتا ہے، اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے بلکہ ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں تو اس کو خیال آتا ہے کہ سلسلہ یا نظام یا جماعت سے جڑنا بھی اچھی چیز ہے اور اس وجہ سے سلسلہ یا جماعت سے اس کی وابستگی بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو اس وجہ سے ٹھوکر بھی لگ جاتی ہے کہ مَیں نے فلاں وقت جماعت سے مدد مانگی تھی اور مدد نہیں کی گئی۔ بہر حال یہ صحیح ہے کہ بعض لوگوں کی مرضی کے مطابق اگر کام ہوں تو تبھی یا ان کی مدد ہو تو وہی ان کی جماعت سے وابستگی بڑھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

پھر بعض انسانوں کی زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ ان کے اہل و عیال، رشتہ دار، دوست احباب حتی کہ بعض مجبوریوں اور پابندیوں کی وجہ سے نظام اور جماعت بھی کوئی مدد نہیں کر سکتی اور اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اس وقت وہ حکومت جس سے وہ تعلق رکھتا ہے اس کے پاس جاتا ہے۔ حکومت اس کی مدد کرتی ہے۔ اس وقت ایسے انسان کے لئے حکومت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ باقی سب چیزیں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ لیکن یوں بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک وقت میں حکومت بھی انسان کا ساتھ نہیں دیتی۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے حقوق مجھے نہیں مل رہے۔ انصاف سے کام نہیں لیا جا رہا۔ تو پھر وہ ان لوگوں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے جو انسانی ہمدردی کے تحت کام کرتے ہیں اور پھر یہ انسانی ہمدردی رکھنے والے اس کے کام آ بھی جاتے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی ایک رَو پیدا ہوتی ہے جو کئی ممالک یا دنیا تک پھیل جاتی ہے اور اس انسانی ہمدردی کی وجہ سے وہ انسان یا وہ گروہ یا وہ چند لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ تب وہ سمجھتے ہیں یا اگر ایک انسان ہے تو سمجھتا ہے کہ تمام دنیا مل کر یا دنیا کی انسانی ہمدردی کی تنظیمیں مل کر اس کے کام آئی ہیں، اَور کوئی اس کے کام نہیں آ سکا۔ اور اگر یہ کام نہ آتیں تو وہ اپنے حقوق اور انصاف کو حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا۔

پس اس دنیاوی رشتے کو جو انسانی ہمدردی کے نام پر اس کے حق دلانے میں مددگار ہوا وہ سب کچھ سمجھتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 120-119)

آجکل تو انسانی حقوق کی تنظیمیں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر قائم ہیں اور کام کر رہی ہیں اور حقوق کے لئے دنیاوی حکومتوں سے جنگیں بھی لڑتی ہیں، قانونی جنگیں لڑتی ہیں، بین الاقوامی دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض بہت اچھا کام بھی کر رہی ہیں اور مشکل میں گرفتار لوگوں کی مدد بھی کرتی ہیں۔

لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب نہ اپنی کوششیں اور تدبیریں کام آتی ہیں نہ رشتہ دار کام آتے ہیں، نہ دوست احباب کام آتے ہیں، نہ قوم یا نظام کام آتا ہے، نہ حکومت اور انسانی ہمدردی کی تنظیمیں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہیں یا ان میں اسے کامیابی حاصل کرنا ممکن نظر آتا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی انسان ان سب چیزوں کے باوجود اپنے مقصد کو حاصل کر لے، اسے کامیابی حاصل ہو جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری کامیابی یقیناً کسی غیبی مدد سے ہوئی ہے اور جتنا کسی کو غیبی مدد کا یقین ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی کامیابی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

انسانی ہمدردی کی تنظیموں کا ذکر ہوا تو اس بارے میں تو آجکل احمدیوں کو تو کافی علم ہے۔ مختلف ممالک میں جو اسائلم کے لئے احمدی پھنسے ہوئے ہیں، انتظار میں بیٹھے ہیں۔ کئی ایسی تنظیمیں ہیں بلکہ ایک بڑی تنظیم جو یونائیٹڈ نیشن کی قائم کردہ ہے وہ بھی ہمدردی کی کوشش کرتی ہے لیکن حکومتیں ان کی بھی بات نہیں مانتیں۔ بعض دفعہ ایسے بھی حالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو بہر حال جب سارے ایسے حالات پیدا ہو جائیں اور کام بھی ہو جائیں تو انسان سمجھتا ہے کہ کسی غیبی ہستی نے میری مدد کی ہے اور اگر اس کو خدا پہ یقین ہے تو پھر وہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا کام کیا ہے۔ لیکن اگر انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتا ہو اور یہ بات سمجھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی استمداد کا حق رکھتا ہے، مدد کرتا ہے، مدد دے سکتا ہے تو وہ اس کام کی کامیابی کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے گا جو کسی بیرونی مدد کے ذریعے اس نے تکمیل تک پہنچایا اور اس حقیقت کو بھی جانتا ہوگا کہ رشتہ داروں، دوستوں، نظام، قوم، حکومت یا انسانی ہمدردی کی تنظیمیں جنہوں نے بھی اس کی مدد کی وہ سب مدد بھی اصل میں خدا تعالیٰ نے ہی کی تھی۔ اور ان تمام ظاہری مددوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا طاقتور ہاتھ تھا۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ دنیاوی ذرائع کو سب کچھ سمجھتے رہتے ہیں اور انہی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہیں اٹھتی۔ لیکن جب یہ تمام ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں پھر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کی یاد آنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ تمام دنیاوی ذرائع جو تھے وہ استعمال ہو گئے۔ تب وہ کہتا ہے کہ یا اللہ! تُو ہی مدد کرے تو یہ کام ہوگا۔ سب طاقتوں کا مالک تُو ہی ہے۔ سب تعریفیں تیری ذات کی ہی ہیں۔ پس یہ اس بات کی بھی دلیل ہے اور یہ بات اس طرف بھی اشارہ کر رہی ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی تدبیر یا حکومت اور تنظیم ایک محدود طاقت رکھتی ہے۔ اور یہ سب دنیاوی طاقتیں اور تدبیریں ایک حد کے بعد ناکارہ اور بے فائدہ ہو جاتی ہیں۔

مَیں نے ابھی کہا تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ پہلے تو دنیاوی سہاروں کو بہت کچھ سمجھتے ہیں لیکن جب یہ سہارے ناکام ہو جاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن صرف خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق رکھنے والوں کی بات نہیں ہے بلکہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ایسی مایوسی کی حالت میں دہریہ اور مشرک بھی بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا۔ (بنی اسرائیل:68) یعنی وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ۔ اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو اس سے اعراض کرتے ہو اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ طوفانوں اور مشکلات میں تو خدا تعالیٰ کو پکارنے لگ جاتے ہو اور جب نجات ہو جائے تو بھول جاتے ہو۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ مشکل وقت میں نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور دوسرے سارے مددگاروں کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اگر ان کو اس مشکل سے، اس مشکل وقت سے نجات مل جائے تو وہ ہمیشہ خدا ہی کو مدد کا ذریعہ سمجھیں گے، اسے ہی پکاریں گے۔ لیکن خطرہ کے ختم ہوتے ہی دنیاداری، تکبر اور فخر دوبارہ ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ پس انسان انتہائی ناشکرا اور خود غرض ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا رحم کس قدر وسیع ہے کہ باوجود یہ علم ہونے کے کہ خشکی پر پہنچ کر یہ خدا تعالیٰ سے بغاوت کریں گے، پھر دُور ہٹ جائیں گے۔ ان کی عاجزی اور انکسار اور دعا اور اضطرار جو ہے یہ عارضی ہے۔ ان کی پھر بھی ان کی اضطرار کی حالت کی دعاؤں کو سنتے ہوئے انہیں بچا لیتا ہے۔ پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ظالم ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے بارے میں ایک واقعہ بیان کیا ہے جو خدا کو نہیں مانتے لیکن مشکل وقت میں ان کے منہ سے خدا کا ہی نام نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلہ کی پیشگوئی فرمائی اور بڑا زلزلہ آیا۔ اس وقت لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالبعلم جو ہر روز اپنے ساتھی طالبعلموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا بلکہ استہزاء کی حد تک چلا جاتا تھا۔ زلزلہ کے دوران وہ جس کمرے میں تھا اسے محسوس ہوا کہ کمرے کی چھت گرنے والی ہے اور یہ یقین ہو گیا کہ اب کوئی طاقت اسے گرنے سے یعنی چھت کو گرنے سے بچا نہیں سکتی تو کیونکہ وہ ہندو خاندان سے تھا، اس کے منہ سے بے اختیار رام رام نکل گیا۔ اگلے دن اس کے دوستوں نے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کیا ہو گیا تھا؟ تم تو خدا کو مانتے ہی نہیں۔ تو اس حالت میں رام رام کا شور تم نے مچا دیا۔ ہندوؤں کے نزدیک رام خدا تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے۔ تو کہنے لگا کہ پتا نہیں مجھے کیا ہوا تھا، میری عقل ماری گئی تھی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس وقت ہی اس کی عقل نے کام کیا اور جب تمام دنیاوی سہارے اس کی نظروں سے چھپ گئے، اوجھل ہو گئے تو اسے ایک ہی سہارا نظر آیا جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی اور مددگار دکھائی نہیں دیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
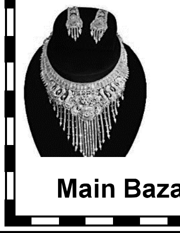
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

پس جب تک انسان کو دوسرے ذرائع نظر آتے ہیں ان سے کام بنتا رہتا ہے وہ ان کی طرف توجہ دیتا رہتا ہے۔ جب تک وہ دوسرے اسباب نظر آتے رہیں وہ ان اسباب کی، ان ذرائع کی خوشامدیں کرنے میں لگا رہتا ہے۔ کام کروانے کے لئے بلاوجہ خوشامد کو انتہا تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی برائیاں بھی کرتا رہتا ہے۔ ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی نظر نہ آئے تو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ جب سب طرف سے مایوس ہو جائے، کوئی ظاہری وسیلہ کام نہ کر سکے تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے، اس کے سامنے اضطرار ظاہر کرتا ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ عظیم اول کا سنایا کرتے تھے بلکہ خود بھی فرمایا کہ میں کئی مرتبہ یہ سنا چکا ہوں کہ ایسی حالت میں جب دہریہ بھی خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں 1918ء میں جرمنی نے اپنی تمام طاقت جمع کر کے اتحادی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت انگریز فوجوں پر یا اتحادی فوجوں پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی صورت ان کے بچاؤ کی نہیں تھی۔ سات میل لمبی دفاعی لائن ختم ہو گئی۔ فوج کا کچھ حصہ ایک طرف سمٹ گیا، کچھ حصہ دوسری طرف سمٹ گیا۔ اور اس میں اتنا خلاء پیدا ہو گیا کہ جرمن فوجیں بیچ میں سے آسانی سے گزر کر پچھلی طرف سے آ کے حملہ کر سکتی تھیں اور انگریز فوج کو تباہ کر سکتی تھیں۔ اس وقت محاذ پر جو جرنل تھا اس نے کمانڈر اِنچیف کو اطلاع دی کہ میرے پاس اتنی فوج نہیں ہے۔ یہ صورتحال پیدا ہو چکی ہے۔ اس ٹوٹی ہوئی صف کو درست کرنا اب میرے بس میں نہیں رہا۔ یہ ایسا وقت تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ آج ہماری فوج تباہ ہو جائے گی اور انگلستان اور فرانس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ ایسے وقت میں جب وہاں کمانڈر کی تار پہنچی ہے، انتہائی بےبسی کی حالت کی تار کہ بس اب تباہی آئی کہ آئی۔ تو جب کمانڈر کی یہ تار پہنچی تو اس وقت وزیراعظم وزراء کے ساتھ میٹنگ میں بیٹھا تھا۔ کوئی اہم مشورہ ہو رہا تھا۔ اس وقت جب اطلاع پہنچی تو وزیراعظم کر ہی کیا سکتا تھا۔ ایک تو کوئی زائد فوج موجود نہیں تھی اور اگر ہوتی بھی تو اتنی جلدی اس جگہ فوج بھیجی نہیں جا سکتی تھی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یورپ کا مذہب بیشک عیسائیت ہے لیکن اگر اسے اندر سے دیکھا جائے، چھان بین کی جائے تو بالکل کھوکھلا ہے اور عملاً لوگوں کی اکثریت مادہ پرست اور دہریہ ہیں۔ اور اِس زمانہ میں تو اسّی فیصد عملاً دہریہ ہونے کا اعلان بھی کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال اس وقت وہ مادہ پرست یورپ جس کی نگاہ عموماً خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھتی تھی، اپنے وسائل پر ان کو بڑا گھمنڈ اور مان تھا اور ایسا طبقہ جو حکومت کر رہا ہو اسے تو ویسے بھی اپنی طاقت اور قوت پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کا خانہ صرف نام کا ہی ہوتا ہے۔ تو ان کے اس وقت سب سے بڑے لیڈر، سردار نے جو اپنی طاقت اور قوت اور شان و شوکت کے فخر میں مست رہتا تھا اور ان کو یقین تھا کہ ہماری اتحادی فوجیں ہیں اب ہم جیت جائیں گے، اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں ہو سکتی جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا کہ آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ سب گھٹنوں کے بل جھک کر دعا کرنے لگے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ کیا تعجب ہے کہ وہ اس دعا کے نتیجہ میں ہی اس تباہی سے بچ گئے ہوں۔

پس جیسا کہ مَیں نے یہ آیت پڑھی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مشکل وقت میں ہر دوسری ذات تمہارا ساتھ چھوڑ جاتی ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ساتھ رہتی ہے، جو کام آتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اضطرار میں کی گئی جو دعائیں ہیں وہ قبول ہوتی ہیں چاہے دہریہ بھی دعا مانگ رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ دہریوں کو بھی اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے بعض دفعہ نشان دکھاتا ہے۔ اگر اس کی قسمت میں ہو تو وہ نشان ہی اس کی عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور آجکل بھی ایسے کئی واقعات ہوتے ہیں کہ دہریہ کسی نشان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ پر یقین لے آتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی کسی نبی یا اس کی جماعت کا مقابلہ کرے اور پھر چاہے وہ جتنی بھی اضطرار کی حالت میں دعائیں کر رہا ہو پھر وہ قبول نہیں ہوتیں کیونکہ یہ دعا اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کے خلاف ہے جس نے ہو کر رہنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے انبیاء نے کامیاب ہونا ہے۔ بہرحال جرمنی اور انگلستان کی لڑائی میں تو دونوں فریق ایک ہی جیسے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک کی عاجزی سے کی گئی دعا کو سن لیا اور ایسے سامان پیدا ہوئے کہ جرمن فوج کو خبر نہ ہو سکی کہ ان کے سامنے کی صف ٹوٹ چکی ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اس صف کے ٹوٹے ہوئے ہونے سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس کا مزید یہ بھی واقعہ ہے کہ اس وقت صرف یہ نہیں ہوا تھا کہ جرمنوں کو پتا نہیں چلا اس لئے جنگ کا پانسا ان کے حق میں نہیں پلٹا بلکہ کمانڈر اِنچیف نے ایک افسر کو بلا کر کہا جس پر اس کو یقین تھا کہ یہ بڑے کام کا آدمی ہے اور کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لے گا کہ مجھ سے زیادہ سوال نہ کرنا۔ میدان جنگ کی یہ صورتحال ہے۔ وہاں فوج کوئی نہیں ہے۔ صف ٹوٹ چکی ہے۔ راستہ خالی ہے۔ اب جاؤ اور کوئی انتظام کرو کہ عارضی طور پر کسی طرح کوئی صف بندی ہو جائے۔ وہ افسر بجائے اس کے کہ کمانڈر اِنچیف سے یہ سوال کرتا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ یہ صف جوڑی جا سکے جب کہ فوجیں اِدھر اُدھر ہو چکی ہیں اور کوئی ذریعہ نہیں، اپنی گاڑی میں بیٹھا۔ سیدھا اس جگہ گیا جہاں غیر فوجی کارکن فوج کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ وہاں گیا اور اس نے ان کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ تمہیں ملک کی خدمت کا بڑا شوق ہوتا تھا اور فوج کو لڑتا دیکھ کر تمہارے جذبات بھی بھڑکتے تھے، دل میں تمنا پیدا ہوتی تھی کہ ہم بھی ملک اور قوم کے کام آ سکیں تو آؤ آج موقع ہے۔ آگے بڑھو اور صف بندی کرو۔ جو تھوڑا بہت اسلحہ تھا انہیں دیا۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں جو کارکن تھے ان کو لے گیا اور وہاں کھڑا کر دیا۔ اور بہرحال اس طرح چوبیس گھنٹے گزر گئے اور اس عرصہ میں دوسرے علاقے سے فوج سمٹ کر وہاں پہنچ گئی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 120 تا 122)

تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیادار لوگ بھی مشکل وقت میں جب کوئی سہارا نظر نہ آ رہا ہو تو خدا تعالیٰ کے سہارے کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تدبیر تو اپنی جگہ ہے، جو ہوتی ہے۔ تو وہ لوگ جو مادہ پرست ہیں جب ایسے نظارے دکھاتے ہیں تو جن لوگوں کا دعویٰ اور اوڑھنا بچھونا ہی خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنے کا ہے اور ہونا چاہئے ان کو کس قدر اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہماری نظر ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے یہ دعا سکھائی ہے جو ہر نماز میں پڑھنے کا حکم ہے اور ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری نظر نہ ہٹے۔ کبھی ہم دنیاوی سہاروں کی طرف نظر نہ رکھیں۔ کبھی ہم پہلے یہ نہ سوچیں کہ دنیاوی سہاروں کی طرف پہلے رجوع کرو اور خدا تعالیٰ کی طرف بعد میں۔ ہاں ظاہری تدبیر کا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کرو اور کرنی چاہئے۔ لیکن توکّل جو ہے خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب سمندر کے طوفان میں پھنس گئے تو خدا تعالیٰ کو پکارنا شروع کر دیا۔ جب صفیں ٹوٹ گئیں تو پھر خدا یاد آیا۔ بلکہ ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھا کر خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ میری طرف اور صرف میری طرف تمہاری نظر ہونی چاہئے۔ اور یہ دعا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5)۔ ایک لمبی حدیث ہے، اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے میں اسے دوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ...... حدیث نمبر 878)

پس کیا یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت دیتا ہے۔ لیکن یہ مستقل ضمانت اس وقت بنتی ہے جب عبادت کی طرف اور خالص ہو کر عبادت کی طرف مستقل نظر رہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا صرف مشکل وقت میں گرفتار ہو کر وہ دعا نہ ہو۔ یہ تو دہریہ بھی کر لیتے ہیں۔ ایسی دعا نہیں ہونی چاہئے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عُسر اور یُسر، تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ ہمیں اپنے عہد نبھانے کے لئے کس قدر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ڈوبتے ہوئے دہریہ کی طرح خدا تعالیٰ کو نہیں پکارنا۔ ہم نے اعلیٰ معراج حاصل کرنے والے مومنین کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور استعانت کا ادراک حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ ہماری ساری قوت ہماری ساری طاقت اور ہمارا اکمل سہارا خدا تعالیٰ کے سامنے خدا تعالیٰ کے آگے جھک جانے میں ہے۔ ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اس کے لئے کیا کرنا ہے اور کیا کر رہے ہیں۔ کیا ہماری عبادتیں اور ہماری خدا تعالیٰ سے مدد کی پکار کا وہ معیار ہے جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق ہے؟ یا روزانہ بتیس مرتبہ فرض نمازوں میں طوطے کی طرح اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کو دھراتے ہیں اور بس کام ختم ہو جاتا ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کمزور ہیں اور ہمارا دشمن بہت طاقتور ہے۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کے لئے نہ کوئی دنیاوی طاقت ہے، نہ وسائل ہیں، نہ کسی بھی قسم کا ذریعہ ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمارے پاس

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں اور اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡن کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دَر کے ہو جائیں۔ آج دنیا میں شیطانی حملے کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ ہر جگہ ہمارے راستے میں مشکلات کھڑی کی جا رہی ہیں۔ مسلمان کہلانے والے بھی ہماری دشمنی میں بڑھ رہے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام کو کیوں مانا اور غیر بھی حسد میں بڑھ رہے ہیں کہ جماعت دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والی بن رہی ہے اور اس حسد کی ایک ہلکی سی جھلک گزشتہ دنوں جرمنی میں مختلف ذرائع سے میڈیا کی جماعت مخالفت میں بھی نظر آتی ہے۔ یقیناً یہ حسد اور مخالفت کی آگیں اپنی آگ میں خود جل جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں اپنے فرائض کو ادا کرنا نہیں بھولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مدد کے طلب کرنے سے کبھی ہمیں غافل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہم دشمن سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ طاقت اتنی بڑی ہے کہ اس کا کوئی دنیاوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت اس کی کامیابی کو روک نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد بہت وسیع ہے اور اس کی طاقتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کی ذات محدود ہے، نہ اس کی صفات محدود ہیں۔ پس اس کے آگے جھکنا ہر احمدی کا کام ہے اور اس سے مدد چاہنا ہی ہر احمدی کا کام ہے۔ یہ کام صرف پاکستان کے احمدیوں کا نہیں ہے کہ وہ تو بہت زیادہ مشکلات میں گرفتار ہیں یا بعض مسلمان ممالک میں رہنے والے احمدیوں کا نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں بسنے والے احمدی کا کام ہے کہ کامل اطاعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور اس کی مدد کے طالب ہوں۔ جماعت ایک مضبوط بندھن میں جڑی ہوئی ہے اور ہونی چاہئے۔ یہی جماعت کی خصوصیت ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت، جماعت نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک کو دوسرے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت ہر جگہ ہر احمدی کے شامل حال ہو۔ اور جب ہماری یہ حالت ہو گی تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حیرت انگیز نظارے ہم دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا‘‘۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس کثرت اور بار بار کی دعا ہماری کامیابیوں کا راز ہے۔ اس طرف ہمیں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ جو مشکلات بھی ہمیں درپیش ہیں خواہ وہ کسی گروہ کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حکومتوں کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حاسدین نے معاشرے میں فساد پیدا کرنے کے لئے کھڑی کی ہیں، اس کے لئے چاہے میڈیا کو استعمال کیا گیا ہے یا کوئی اور ذریعہ استعمال کیا گیا ہے یا جو لوگ اس کام میں مصروف ہیں کہ جماعت کی عزت پر کیچڑ اچھالا جائے اُن سب کے خلاف اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ اور ہم کسی اور سے مدد کی امید رکھتے بھی نہیں ہیں، نہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہمارے قصوروں نے اس اللہ تعالیٰ کی نصرت کو پیچھے ڈال دیا ہے تو ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں معاف فرما اور اپنی ناراضگی کی حالت سے ہمیں نکال کر ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جن پر تیرے فضلوں اور انعاموں کی بارش ہر وقت ہوتی ہے۔ اور جن کو اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا حقیقی فہم و ادراک حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’دیکھو اللہ تعالیٰ نے اِیَّاكَ نَعۡبُدُ کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دُور ہو جاتا۔ اس لئے ساتھ ہی اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو مَیں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 422۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس اہم حقیقت کو بھی ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم مضمون کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں دعا کے لئے دوبارہ یاد دہانی کرواتا ہوں۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ یہ ترقی میں روک بننے والے نہ ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کی مدد اور نصرت سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور ہوتے چلے جائیں۔ ❁

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

جمشید پور میں احمدیہ مسلم جماعت کا دس روزہ بُک اسٹال

مورخہ 14 تا 23 نومبر 2014ء کو جمشید پور میں ٹیگور سوسائٹی کی طرف سے ملکی سطح پر ایک بُک فیئر کا انعقاد کیا گیا جس میں اللہ کے فضل سے ضلع ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ دس یوم کا یہ اسٹال بڑے ہی اچھے رنگ میں جماعتی کتب و لیف لیٹ کی بدولت چرچے میں رہا۔ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے جماعتی عہدیداران سے انٹرویو لئے اور اخباروں میں جگہ دی۔ ’’آج تک‘‘ کے ایک نمائندہ نے اس بک سٹال کی خبر کو اپنے ویب ایڈیشن میں جگہ دی۔ اللہ کے فضل سے موسیٰ بنی، جمشید پور کے انصار و خدام نیز مکرم رزاق احمد صاحب معلم سلسلہ و مکرم فاروق احمد صاحب معلم سلسلہ نے اس بُک فیئر کو کامیاب بنانے کیلئے بھرپور تعاون دیا۔ اس موقعہ پر قریباً بیس ہزار لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو راہ ہدایت دکھائے۔ آمین۔ (حلیم خان۔ انچارج مبلغ ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ)

گیا (بہار) میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

مورخہ 2 نومبر 2014ء بروز اتوار دوپہر تین بجے تا شام ساڑھے پانچ بجے احمدیہ مسلم جماعت گیا، بہار کی طرف سے Hotel Uphar میں پہلی بار بین المذاہب امن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ مورخہ 2 نومبر 2014 کو صبح باجماعت نماز تہجد ہوئی۔ فجر اور درس کے بعد مسجد میں اجتماعی تلاوت کی گئی۔ بعدہ ایک خصوصی وقار عمل کیا گیا۔

دوپہر تین بجے مکرم شاہ ناصر احمد صاحب ضلعی امیر پٹنہ گیا کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی دیدار الحق صاحب معلم سلسلہ نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس جلسہ میں محترمہ D.K Sunita Ben (برہم کماری) محترم Priya Ranjan Dwyer نمائندہ عیسائی مذہب، جماعت کی دعوت پر تشریف لائے۔ تمام مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسے پروگرام سال میں ازکم از دو مرتبہ ہونے چاہئیں۔ حاضرین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک ڈاکومینٹری بھی دکھائی گئی۔ تمام معزز مہمانان کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اس جلسہ کی کوریج علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات نے کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (حلیم احمد۔ مبلغ انچارج پٹنہ۔ گیا)

اراکین انصار اللہ متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجلس انصار اللہ بھارت کو تقسیم ملک کے بعد سے لیکر 2010 تک کی تاریخ مرتب کرنے کی توفیق عطا کی ہے جو کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے۔ یہ جلد تاریخی اور نایاب تصاویر سے مزین ہے۔ اس تاریخ کا ہر ناصر کے پاس ہونا لازمی ہے تا کہ وہ مجلس کی تاریخ سے واقف ہو۔ اراکین انصار اللہ کے علاوہ دیگر احباب بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ قیمت کتاب 300 روپے ہے۔

خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر اپنے آرڈر بک کرا سکتے ہیں:

Qaid Umoomi Office Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516
Distt. Gurdaspur (Punjab)
E-mail. ansarullahbharat@gmail.com

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک ہیں، جمعہ کے روز تعطیل
فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

2013ء اور 2014ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال Belize اور Uruguay میں احمدیت کا نفوذ ہوا

اس سال پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 730 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں بعض واقعات کا تذکرہ

اس سال 204 نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور 382 مساجد بنی بنائی جماعت کو ملیں۔

مساجد کی تعمیر کے تعلق میں بعض دلچسپ واقعات۔ مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا قیام اور جماعت کے خصوصی امتیاز وقارِ عمل کے ذریعہ بچت کا ذکر

مختلف زبانوں میں کتب ولٹریچر کی تیاری وتراجم کی اشاعت۔ قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے تراجم پر تبصرے۔ دورانِ سال طبع ہونے والی بعض نئی کتب کا تذکرہ

83 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق اس سال 43 زبانوں میں 665 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 61 لاکھ 52 ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے۔ اس وقت دنیا کی 28 زبانوں میں 143 جماعتی اخبارات ورسائل طبع ہو رہے ہیں

جماعت احمدیہ انگلستان کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 30؍اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حسب روایت آج جو خطاب کیا جاتا ہے۔ خطاب تو نہیں ہوتا بلکہ سارے سال میں اللہ تعالیٰ کے جو افضال اور اس کی بارشیں جماعت احمدیہ پر ہوئیں، ان کی رپورٹ اس تقریر میں پیش کی جاتی ہے۔ سو اس وقت میں ساری تو بیان نہیں کرسکتا لیکن کچھ حصے اس میں سے بیان کروں گا۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

پہلی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل۔ اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے دو نئے ممالک جماعت احمدیہ کو دیئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ نئے ممالک جو ہیں وہ بیلیز (Belize) اور یوراگوئے (Uruguay) ہیں۔

Belize سنٹرل امریکہ میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں میکسیکو ہے اور جنوب میں ہنڈروس (Honduras) ہے۔ گوئٹے مالا (Guatemala) بھی اس کے ساتھ ہے۔ سپینش اور انگریزی یہاں بولی جاتی ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ تین لاکھ چالیس ہزار کی آبادی ہے۔ یہاں دو واقفین عارضی پہلے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سوال و جواب کا سلسلہ چلا۔ پھر لوگوں کا رجحان پیدا ہوا اور پھر اب یہاں باقاعدہ مربی سلسلہ بھی کینیڈا سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اکیس افراد نے احمدیت قبول کرلی ہے۔

اسی طرح یوراگوئے (Uruguay) ہے۔ یہ ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ شمال میں برازیل اور جنوب میں اٹلانٹک اوشن (Atlantic Ocean) اور مغرب میں ارجنٹائن ہے۔ یہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ تینتیس لاکھ کے قریب آبادی ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ ہوئی اور ایک خاتون نے یہاں بیعت کی ہے اور باقاعدہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہیں۔ جلسہ کینیڈا میں بھی یہ خاتون شامل ہوئی تھیں اور تبلیغ کے بھی یہاں باقاعدہ پروگرام بن رہے ہیں۔

بعض رپورٹس میں چھوڑ رہا ہوں۔

نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 730 ہے اور ان کے علاوہ 1060 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ یعنی باقاعدہ جماعتیں اسٹیبلش (Establish) ہوئیں۔ نظام قائم کیا گیا۔

نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں بعض واقعات

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات تو بہت سے ہیں۔ ایک دو مَیں پیش کرتا ہوں۔ امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ 2001ء میں ہمارے ایک مشنری رومبیرا (Kromambira) نامی گاؤں کے دورے پر گئے۔ گاؤں کے امام نے ان کو گاؤں سے نکال دیا اور آئندہ یہاں آنے سے منع کر دیا۔ اب 2013ء میں اس گاؤں سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر ہماری ایک مسجد کا افتتاح تھا۔ ہم نے اس امام کو مدعو کیا جس نے بارہ سال قبل ہمارے مبلغ کو اس علاقے سے نکال دیا تھا اور اس کے داخلے پر پابندی لگا دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ احمدیت کو اپنے علاقے سے نکالنے والا یہ امام متاثر ہو کر جب یہاں آیا تو اپنے زیر اثر تینتالیس (43) دیہات کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوا اور ان علاقوں میں جماعتیں قائم ہوگئیں۔

پھر کونگو کنشاسا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ عیدالاضحیہ 2013ء کنشاسا سے باہر کبینگی (Kibengi) میں منانے کا ارادہ کیا۔ کنشاسا سے یہ فاصلہ ساڑھے چار سو کلومیٹر ہے۔ عید سے ایک دن قبل روانہ ہوئے۔ اس سفر میں ایک گاؤں مبانگی (Mabangi) میں جماعت کا پودا لگا۔ اس سے قبل یہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ ہم سفر کے دوران اس گاؤں سے تھوڑا آگے جا کر آرام کے لئے سڑک کے کنارے رکے۔ وہاں سے چند طلباء پیدل گزر رہے تھے۔ ان کو پمفلٹ دیئے۔ وہ پمفلٹ لے کر گاؤں پہنچے اور مسلمانوں کے امام کو دیئے۔ ہم ان کے گاؤں سے زیادہ دُور نہیں تھے۔ چنانچہ امام صاحب اپنے تین ساتھیوں کو لے کر موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ہمارے پاس آئے۔ ان کو جماعت کا بتایا گیا اور مزید پمفلٹ دیئے۔ واپسی پر ان کے گاؤں میں رکنے کا پروگرام بنا۔ چنانچہ ہم واپسی پر اس گاؤں میں رکے اور وہاں موجود مسلمانوں اور گاؤں کے چیف سے ملے اور تبلیغی پروگرام کے بعد 22 افراد نے بیعت کی اور نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

پھر نائیجر سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ خاکسار اپنی ٹیم کے ساتھ بیچے (Baichy) کے علاقے میں تبلیغ کے لئے گیا تو بعض گاؤں کی طرف سے ہمیں تبلیغ کی اجازت بھی نہ دی گئی۔ بعض نے سنا مگر بددلی کے ساتھ۔ یہ تقریباً گیارہ گاؤں ایسے تھے جس پر خاکسار نے کوشش کی کہ پتا چلے کہ پہلی دفعہ یہ عجیب قسم کی مخالفت کیوں ہو رہی ہے۔ اس پر ہمیں ایک گاؤں والوں نے بتایا کہ شہر سے ایک عالم دین الحاج عبدالکریم صاحب آئے ہیں اور وہ آپ سے آگے آگے تمام گاؤں میں گھوم رہے ہیں اور ہر گاؤں میں آپ کے متعلق منع کرتے ہیں کہ احمدیوں کو سننا بھی نہیں اور تبلیغ کی اجازت بھی نہ دینا۔ یہ لوگ کافر ہیں اور نیا دین لے کر آئے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ پوچھنے پر پتا چلا کہ اس وقت یہ کریم صاحب جو ہیں 36 کلومیٹر آگے ایک گاؤں میں گئے ہوئے ہیں۔ کسی بڑے حاجی صاحب کے گھر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اپنی ٹیم کے ساتھ ہمارے مبلغ ان کے پیچھے پیچھے اس گاؤں میں جا پہنچے۔ وہاں مولوی صاحب یہ دیکھ کے بڑے حیران ہوئے۔ ہمارے مبلغ نے اپنا تعارف کروایا۔ بات شروع کی۔ اس مولوی کو کہا کہ سب نے مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ میرا جو ایمان ہے میں اس کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔ جہاں غلط ہوں وہاں میری رہنمائی کر دیں۔ بہر حال کہتے ہیں۔ مَیں نے جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس پر مولوی بڑا حیران ہوا۔ وفات مسیح، آمد امام مہدی اور آخر پر خاتم النبیین کے موضوع پر بحث ہوئی۔ ہمارے مبلغ کہتے ہیں مَیں اپنے ساتھ ہمیشہ حوالوں کی کتابیں، حدیثوں کی کتابیں اور بعض پرانے بزرگان کے حوالے رکھتا تھا۔ وہ حوالے بھی ان کو ساتھ ساتھ دکھائے جاتے رہے۔ اس وقت جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو گاؤں والوں کی ایک کثیر تعداد وہاں جمع ہوگئی۔ جب مذاکرہ ہوا تو اس امام نے کھڑے ہو کر پہلے تو احمدی قافلے والے سے معذرت کی اور پھر بار بار اِنَّا لِلّٰہِ اور استغفار پڑھتے رہے اور شرمندگی کا اظہار کیا۔ اور پھر جب انہیں دعوت دی کہ ہمارے مشن ہاؤس آئیں تو انہوں نے وعدہ کیا کہ مَیں آؤں گا۔ پھر ان گاؤں والوں کو بھی انہوں نے کہا کہ مَیں غلط سمجھا تھا، مجھے غلط طور پر بتایا گیا تھا۔ اس مولوی میں کم ازکم یہ شرافت تھی اور پھر انہوں نے وہاں باقیوں سے بھی معافی مانگی اور باقی جن گیارہ گاؤں میں پھر کے آئے تھے، وہاں بھی یہ گئے اور ان کو کہا کہ میں غلط تھا۔ جماعت احمدیہ کے عقائد بالکل مسلمانوں والے ہیں۔ اس لئے وہ آئیں تو بیشک تم سن لینا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا

ان کا دل پھیرا۔

گوئٹے مالا کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ امسال ملک میکسیکو میں نمایاں کام ہوا ہے۔ ایک نومسلم امام اور اس کے مقتدیوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بنی بنائی مسجد بھی جماعت کو عطا کی ہے۔ جماعت گوئٹے مالا کے جنرل سیکرٹری ڈیوڈ گونزیلیاس صاحب کو یو ایس اے کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے میکسیکو سٹیٹ جس کا بارڈر گوئٹے مالا سے ملتا ہے کے بارے میں ایک ویڈیو بھجوائی کہ وہاں پر قریباً 300 مقامی باشندے مسلمان ہیں اور ان کی مسجد بھی ہے۔ اس پر ہم نے میکسیکو کے نومسلم امام صاحب سے بذریعہ فون رابطہ کیا۔ تفصیلی گفتگو ہوئی۔ انہیں گوئٹے مالا آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی۔ چنانچہ امام ابراہیم صاحب اور ان کے نائب گوئٹے مالا آئے۔ یہاں ان سے بڑی تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ سوال و جواب ہوئے اور وہ مطمئن ہو کر واپس گئے اور جماعتی کتب بھی ہمراہ لے کر گئے۔ پھر ہمارے مبلغ اور جنرل سیکرٹری نے بھی میکسیکو کا دورہ کیا۔ وہاں تین دن قیام کیا۔ ہمارے یہ مبلغ انچارج صاحب جو امیر تھے وہاں نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔ خطبہ بھی دیا۔ جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن، احمدی اور غیر احمدی میں فرق، خلافت کی اہمیت اور برکات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بتائے۔ شرائط بیعت کی باتیں ہوئیں۔ ان کے گھر میں کچھ افراد بھی جمع تھے۔ ان سب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی اور فارم فل کر دیئے اور امام صاحب نے کہا کہ جتنے احمدی یہاں ہیں وہ سب میرے مقتدی ہیں اور ان کو جو میں کہوں گا یہ وہی سمجھیں گے۔ جب میں نے بیعت کر لی تو انہوں نے بھی کر لی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس دن اس علاقے میں ان کی وجہ سے 70 افراد کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد، ان کی مجموعی تعداد 586 ہے۔ 204 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 382 بنی بنائی جماعت کو ملی ہیں۔ جس میں امریکہ، یورپ، افریقہ کے مختلف ممالک شامل ہیں۔ جن ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے ان میں ملک روانڈا ہے جہاں دو مساجد تعمیر کی گئیں۔ آئرلینڈ میں بھی مسجد مکمل ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ ستمبر میں افتتاح ہوگا۔ نیوزی لینڈ میں بھی پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ برازیل میں بھی جماعت کی پہلی مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جاپان میں بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ کام تو بہرحال کئی مساجد میں ہو رہے ہیں لیکن یہ مساجد وہاں پہلی دفعہ تعمیر ہوئی ہیں۔

مساجد کی تعمیر سے متعلق واقعات

مساجد کے بارے میں واقعات یہ ہیں۔ چند ایک سناتا ہوں۔ غانا کے نارتھ میں چرے پونی (Cheripony) نامی قصبے میں تبلیغ کے نتیجے میں الحاج عبدالرحمن صاحب کافی تعداد کے ساتھ جماعت میں داخل ہوئے۔ جب یہ جماعت میں داخل ہوئے تو اس علاقے کی مسجد کے امام نے اعلان کیا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کر دیں تو وہ ان کے لئے نئی مسجد بنوا کر دے گا۔ اس پر الحاج عبدالرحمن نے اسی وقت مجلس میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ہمیں جب حق مل گیا ہے تو ہم کیسے اس سے پیٹھ پھیر لیں۔ ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ درخت کے نیچے نمازیں پڑھ لیں گے اور جمعہ ادا کر لیں گے لیکن حق کا انکار ہم نہیں کر سکتے۔ بہرحال یہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں نئی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

پھر امیر صاحب بینن تحریر کرتے ہیں کہ جنوری میں اَلاڈا (Alada) ریجن کی جماعت 'اموسینو ہوئے' (Amousenohoue) میں مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ یہاں مشرکین میں سے دو سو سے زائد افراد احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر مشرکین کے ایک ہیڈ نے کہا کہ وہ مشرکین کا چیف تھا۔ جب اس کے بچے اسلام میں داخل ہوئے تو اس کو بڑا دکھ ہوا۔ کہنے لگا کہ مسجد کی تعمیر کے دوران اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر نے میرے دل کو بدل دیا۔ میں بازار سے مسلمانوں والی ٹوپی خرید کر لے کے آیا کہ جس دن مسجد کا افتتاح ہوگا اس دن پہنوں گا اور پھر کبھی نہیں اتاروں گا۔ چنانچہ افتتاح والے دن وہ آئے اور مسجد میں نمازیں بھی پڑھیں اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

پھر جاپان سے ہمارے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ یہاں بھی جو مسجد کی ایک جگہ خریدی گئی تھی اب وہاں مسجد بن رہی ہے۔ بلڈنگ ہے اس کو مسجد میں تبدیل کیا جا رہا ہے اور اتفاق سے اس عمارت کا بڑا ہال قبلہ رُخ ہی ہے۔ مَیں نے دیکھی ہے۔ بڑی اچھی خوبصورت جگہ ہے۔ علاقہ بھی اچھا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جب اجازت کے مراحل تھے تو ماہر وکلاء کے سپرد کام کئے گئے تھے کہ کونسل سے ہمیں اجازت لے کر دیں۔ بڑی مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ ہر مرحلے پر کہیں نہ کہیں روکیں پڑ رہی تھیں۔ بہرحال یہ مجھے بھی لکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ آخر جس دن مَیں وہاں گیا ہوں اس سے کچھ دن پہلے یا اسی دن ان کو زبانی اجازت مل گئی۔ بعد میں تحریری اجازت بھی مل گئی۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے وکیل تھے انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اپنے امام کی دعاؤں پر یقین نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ وکیل صاحب کہتے ہیں کہ ہم بھی مایوس ہو کر معاہدے سے دستبرداری کا مشورہ دے رہے تھے تو آپ لوگوں کا عزم و حوصلہ تھا جس نے ہمیں بھی ہمت عطا کی۔

پھر امیر صاحب کانگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ بُوذَوْمے (Gbozoume) گاؤں میں جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس کا افتتاح 14؍جون 2014ء کو ہوا۔ افتتاح کے موقع پر اس گاؤں کے چیف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اسلام کو اچھا مذہب نہیں سمجھتا تھا۔ میرے خیال میں اسلام ایک شدت پسند اور دہشتگردی کا مذہب تھا لیکن جب سے جماعت احمدیہ ہمارے گاؤں میں آئی ہے اور اس کے ذریعہ اسلامی تعلیم دیکھی ہے تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ اسلام تو ایک بہت ہی پیارا اور امن اور بھائی چارے کا مذہب ہے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اپنی جماعت میں ایم ٹی اے لگانے کی درخواست کی۔ اس کے بعد ایک قریبی نومبائع جماعت 'فافے ہوئے' (Fafehoue) کے صدر صاحب نے کہا کہ ہم لوگ بھی گمراہی کی زندگیاں گزار رہے تھے۔ جماعت احمدیہ نے ہمیں نہ صرف روشنی دی بلکہ جینے کا مقصد بھی دیا۔ اور جب سے ہم نے بیعت کی ہے ہم نے اپنے اندر بہت سی تبدیلیاں پیدا ہوتے دیکھی ہیں۔

مسجدوں کی تعمیر میں مخالفتیں بھی بہت ہوئیں۔ ایک واقعہ مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ مبلغ سلسلہ ٹوگو لکھتے ہیں کہ ایک جماعت 'نَیَامَاسِلَہ' (Nyamassilla) میں 2012ء میں مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا لیکن گاؤں کے شر پسند مُلّاں نے ایک فساد کھڑا کر دیا۔ کیس عدالت میں گیا۔ عدالت نے جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا کہ ٹوگو میں مذہبی آزادی ہے اور ہر ایک اپنے عقیدے کے مطابق جس طرح چاہے عبادت کر سکتا ہے اور اپنی عبادتگاہیں بنا سکتا ہے۔ بہرحال انہوں نے اوباش طبع لوگوں کو اکٹھا کیا۔ بہت فساد کھڑا کیا اور مشنری کے گھر پر بھی حملہ کیا۔ ان کے گھر کو نقصان پہنچایا۔ اس کی چھت اکھیڑ لی۔ پھر انہوں نے افسران بالا کو شکایت کی تو وہاں یہ سب اکٹھے ہوئے۔ آخر افسران کا فیصلہ ہوا اور انہوں نے بڑی سختی سے کہا کہ ہر ایک کو آزادی ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی آزادی ہے۔ اگر تم نے روکیں ڈالیں تو یہاں اگر فوج بھی بلانی پڑی تو بلائی جائے گی۔ بہرحال آخر فیصلہ ہو گیا کہ ٹھیک ہے یہاں مسجد بنائیں۔ لیکن افسران نے کہا گو فیصلہ تو یہ ہو گیا کہ بناؤ لیکن ان لوگوں نے ایک بات کہی ہے کہ یہ زمین ہماری ہے۔ اس لئے بعض دفعہ قانونی پیچیدگیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر تم تھوڑا سا ہٹ کے مسجد بنا لو تو زیادہ بہتر ہے۔ جب انہوں نے وہاں مسجد بنائی تو اس کے قریب ہی انہوں نے جو جماعت کے خلاف کارروائیاں کر رہے تھے ایک عرب ملک سے مدد لے کر وہاں ایک اَور مسجد بنا دی اور امام کا گھر بھی بنا دیا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کی وہ مسجدیں بند پڑی ہیں اور صرف جماعت کی مسجد اس وقت وہاں آباد ہے۔ یہ مولوی صاحب جو وہاں کے مقامی امام تھے دہریوں اور عیسائیوں کے پاس بھی گئے کہ خدا کا واسطہ تم ہی لوگ آ کے ہماری مسجدیں کھول لیا کرو لیکن کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ جب دوبارہ ہمارا وفد وہاں تبلیغ کے لئے گیا تو انہی دہریوں اور عیسائیوں میں سے کئی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہو گئے اور مسجد پہلے سے بھی بڑھ کے آباد ہو گئی۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 184 کا اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 113 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز اور مراکز کی کل تعداد 2808 ہو چکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 27 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے۔ یہاں گزشتہ سال 17 مراکز زیر تعمیر تھے۔ امسال ان کی تکمیل ہوئی۔ اس طرح یہاں پر مشن ہاؤسز کی اور تبلیغی مراکز کی کل تعداد 259 ہو گئی ہے۔ پھر افریقہ کے ممالک ہیں۔ سینیگال، سیرالیون، بینن، غانا، تنزانیہ، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ ہر جگہ خدا کے فضل سے مشن ہاؤسز بنے ہیں۔

وقارِ عمل

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقارِ عمل بھی ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقارِ عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد، سینٹرز اور تبلیغی مراکز میں بہت سے کام وقارِ عمل کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ یہاں یورپ میں بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ستتّر (77) ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق چالیس ہزار وقارِ عمل کئے گئے جن کے ذریعے سے پچیس لاکھ ستاون ہزار امریکن ڈالر کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچت ہوئی۔ ہم نے غانا میں جو جامعہ احمدیہ بنایا ہے اس کی عمارتیں دیکھ کے لوگ حیران ہوتے ہیں بلکہ وہاں کے احمدی کنٹریکٹر اور انجینئر نے بھی جتنا ہم نے خرچ کیا ہے اس سے کم از کم چار گنا زیادہ قیمت یا پانچ گنا زیادہ قیمت ہمیں بتائی کہ ان کا خیال تھا کہ اس سے کم پہ یہ عمارت بن ہی نہیں سکتی۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں بھی برکت ہے اور افراد جماعت بھی وقارِ عمل کے ذریعہ سے بہت سے کام کر دیتے ہیں۔

مختلف زبانوں میں کتب کی تیاری وتراجم کی اشاعت

وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال تک جماعت کی طرف سے قرآن کریم کے مکمل تراجم اکہتر (71) کی تعداد میں چھپوائے جا چکے تھے۔ نیا ترجمہ مورے (Maori) زبان میں طبع کروایا گیا۔ اس سے قبل مورے زبان کے پندرہ پاروں کا ترجمہ ہوا تھا۔ شکیل منیر صاحب نے ترجمہ کیا تھا۔ اب میں جب گزشتہ سال نیوزی لینڈ کے دورے پر گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جو مورے کنگ ہے اس کو تحفہ کے طور پر بھی دیا گیا اور اس نے اچھا استقبال کیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تعداد 72 ہو چکی ہے۔ ایک جو مکمل قرآن نہیں بلکہ قرآن کریم کے کچھ حصے کے تراجم ہیں۔ وہ بھی شائع ہو چکے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔

پھر مختلف کتب اور فولڈرز کے تراجم ہوئے ہیں اور اکّیس (21) زبانوں میں 104 کی تعداد میں یہ طبع کروائے گئے ہیں۔ اس وقت وکالت تصنیف کے تحت جو کتب اور فولڈرز زیر تیاری ہیں وہ 47 زبانوں میں 542 ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بھی بڑا وسیع

کام ہو رہا ہے۔

قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے تراجم پر تبصرے

قرآن کریم کے تراجم پر ایک دو تبصرے پیش کرتا ہوں۔

گنی کناکری کے منسٹر آف کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن نے قرآن کریم کے فرنچ ترجمے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اکثر اپنی تقریروں میں قرآن کے حوالہ جات پیش کرنے میں دقّت رہتی تھی لیکن جب سے آپ کا ترجمہ شدہ قرآن کریم ملا ہے مجھے بہت آسانی رہتی ہے۔ اس کا ترجمہ بہت واضح اور آسان فہم ہے۔

فرانس کے مذہبی امور کے وزیر کو جب فرنچ ترجمہ قرآن کریم پیش کیا گیا تو اس نے اس نسخے کی بہت تعریف کی اور کہا کہ نہ صرف اس کی جلد بڑی اچھی ہے بلکہ فرنچ میں ترجمہ اور لکھائی کے لحاظ سے دوسرے مسلمانوں کے جو نسخے موجود ہیں ان سے ایک نمایاں فرق ہے۔ نیز جتنا خوبصورت یہ ہے اس لحاظ سے قیمت بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اس کا ترجمہ کس نے کیا ہے؟ کیونکہ دوسرے مسلمان کی اکثریت تراجم والی کمپنیوں سے ترجمہ کرواتے ہیں۔ جب ان کو بتایا گیا کہ سارے کا سارا ترجمہ جماعت احمدیہ کی مختلف تراجم کرنے والی ٹیموں نے کیا ہے تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ آپ لوگوں سے کوئی نہیں جیت سکتا۔

پھر تنزانیہ سے مبلغ ٹبورا بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سواحیلی ترجمۃ القرآن پورے ملک میں کافی معروف ہے اور پسند کیا جاتا ہے۔ ایک عیسائی پادری ابراہیم زندا صاحب قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ خریدنے مشن ہاؤس آئے۔ موصوف نے دو سیٹ خریدے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ اگر اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھنا ہو تو اس ترجمۃ القرآن سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حاشیے میں جو فُٹ نوٹس (footnotes) لکھے گئے ہیں اس سے ہر مسئلہ واضح ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر از جماعت مسلمان بزرگ بھی قرآن کریم خریدنے آئے اور کہنے لگے۔ مَیں تین سال سے اس کوشش میں تھا کہ مجھے آپ کا ترجمۃ القرآن مل جائے۔ مَیں بہت دور سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ سواحیلی میں قرآن کریم کا ایک اور ترجمہ سنّیوں کا شائع کردہ بھی ہے۔ تو اس پر وہ بزرگ کہنے لگے کہ اس ترجمۃ القرآن میں کوئی کشش نہیں ہے۔ اصل ترجمہ تو یہ ہے جو جماعت احمدیہ نے کیا ہے اور مجھے بہت پسند ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے اسلامی اصول کی فلاسفی جو کتاب ہے اس پر بھی بعض تبصرے ہیں۔

آئیوری کوسٹ سے جِیارَا مَدِیبُو (Diara Madiboo) صاحب بیان کرتے ہیں کہ آئیوری کوسٹ کی جماعت سان پیدرو (San Pedro) میں ایک نوجوان تبلیغی بک سٹال پر آئے اور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ چند دن بعد موصوف مشن ہاؤس تشریف لائے اور آ کر کہنے لگے۔ یہ کتاب مَیں نے ساری پڑھ لی ہے۔ تحریر لاجواب ہے اور کسی عام آدمی کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ کتاب مَیں نے اپنے ایک پروفیسر کو دکھائی تو انہوں نے مجھ سے مستعار لی اور پڑھ کر بہت متأثر ہوئے اور کہا کہ میں نے آج تک اس جیسی بے مثال اور پُرمعرفت کتاب نہیں دیکھی۔ اس کا لکھنے والا ضرور کوئی غیر معمولی آدمی اور ولی اللہ ہے۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ہی مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ اَبُوسَو (Aboisso) شہر میں جماعتی کتب کی نمائش کے دوران ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ اگلے روز انہوں نے فون کر کے بتایا کہ انہوں نے کتاب پڑھنی شروع کی ہے اور اس کو نہایت دلچسپ پایا ہے۔ پھر چند روز بعد دوبارہ فون کر کے بتایا کہ انہوں نے یہ کتاب مکمل کر لی ہے اور اس کے ذریعے اسلام کے حقیقی اور نہایت خوبصورت چہرے سے روشناس ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے انہیں اپنے مقصد پیدائش کی سمجھ آئی ہے اور اسلام کی اتنی خوبصورت ترجمانی انہیں اور کہیں نظر نہیں آتی۔

پھر مالی کے ریجن کُوُلی کورَو (Koulikoro) سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کے ریجن میں ایک جج صاحب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی تو بتایا کہ وہ بہت دیر سے یہ کتاب تلاش کر رہے تھے مگر انہیں یہ کہیں سے نہ ملتی تھی۔ مزید بتایا کہ وہ احمدی تو نہیں مگر جو باتیں اس کتاب میں بیان ہوئی ہیں وہی اصل اسلام ہے۔ زندگی میں انہوں نے ایسی عظیم کتاب نہیں دیکھی۔ اس کے بعد انہوں نے اس کتاب کے تین اور نسخے اپنے دوستوں کے لئے بھی خریدے۔ اس طرح اس کے بے شمار اور بھی واقعات ہیں۔

دوران سال طبع ہونے والی نئی کتب

دوران سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی زبان میں شائع کی گئی کتب میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔

انجام آتھم، آئینہ کمالات اسلام، نور القرآن۔ اس کے علاوہ ای ین ایڈمسن (Ian Adamson) کی انگریزی کتاب A man of God کا عربی ترجمہ بھی طبع کروایا گیا۔

انگریزی کتب میں براہین احمدیہ حصہ سوم شائع ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ اس کے پہلے دو حصے انگریزی میں پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اب یہ تیسرا حصہ شائع کیا گیا ہے۔ اور یہاں بک سٹال پر موجود بھی ہے۔ جو خریدنا چاہیں وہ لے سکتے ہیں۔

پھر امن کے بارے میں جو میرے مختلف لیکچر تھے ان کے مختلف تراجم ہوئے ہیں۔ کتابیں شائع کی گئی ہیں اور لوگ کافی پسند کرتے ہوئے خرید رہے ہیں۔

ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔

بچوں کے لئے انگریزی کتب امّ المومنین حضرت جویریہؓ، ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ، حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شائع کی گئی ہیں۔

پھر بچوں کے لئے انگریزی زبان میں لجنہ اماء اللہ انگلستان نے کچھ اور کتابیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت رقیہ بنت رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صفیہ بنت حضرت عبدالمطلب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بارے میں شائع کی ہیں۔

اور پھر اس کے علاوہ انہوں نے Responsibilities of Ahmadi Muslim Women بھی شائع کی ہے جو میرے مختلف لیکچر ہیں بلکہ شاید ایک ہی لیکچر ہے۔

اردو کتب میں ’’تأثرات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات 2008ء‘‘ بھی تحریک جدید نے شائع کروائی ہے۔ اسی طرح کتاب ’’تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد ہفتم‘‘ تیار کر کے چھپوائی گئی ہے۔

عائلی زندگی سے متعلق میرے مختلف خطابات شائع کئے گئے ہیں۔

رشین زبان میں جو کتب شائع ہوئی ہیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح۔ Peace کے بارہ میں مختلف لیکچرز پر جو میری کتاب تھی وہ اور پھر اَور بھی بعض دوسرے لیکچر ہیں۔

ترکی زبان میں بھی لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ البانین زبان میں بھی نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ بنگالی میں تبلیغی پاکٹ بک، دعوت الامیر، سبز اشتہار، دعائیہ خزائن وغیرہ کا ترجمہ بنگالی میں شائع کیا گیا۔

فرانسیسی میں جماعت ماریشس نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شائع کردہ کتب ’’حضرت نوح‘‘ کا فرانسیسی ترجمہ شائع کروایا۔ برمی زبان میں پمفلٹ اور کتابیں شائع ہوئیں۔

جرمن زبان میں جماعت جرمنی کی طرف سے جو شائع کی گئیں ان میں ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ہے۔ پھر کچھ میرے لیکچر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب The Truth about The Alleged Punishment for Apostasy in Islam ہے۔

جاپانی زبان میں Life of Muhammad(sa) پھر World crisis and the pathway to peace جو میرے مختلف لیکچر ہیں وہ اور Some distinctive features of Islam، True love for the Holy Prophet یہ ساری چیزیں شائع کروائی گئیں۔

مقدونین زبان میں Life of Muhammad(sa)، گناہ سے نجات کس طرح ممکن ہے، پیغام صلح، Islam's Response to Contemporary Issues، An Elementary Study of Islam، Revival of religion، Islam my religion اور۔

نارویجین زبان میں World crisis and the pathway to peace اور Life of Muhammad (sa) شائع کروائی گئیں۔

سپینش زبان میں True Love for the Holy Prophet (sa) اور World crisis and the pathway to peace شائع کروایا گیا۔

سنہالی زبان میں سری لنکا جماعت نے True love for the Holy Prophet(sa) شائع کروایا۔ سواحیلی میں مختلف لیکچرز شائع کروائے گئے۔ تامل زبان میں کچھ لیکچر شائع کروائے گئے۔ چینی زبان میں The Ahmadiyya Muslim Community's contribution to the world، Objective Needs of Human Life کے عنوان سے ایک کتاب شائع کرائی گئی۔

پھر نظارت اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والی کتابیں شرح بخاری جلد ہشتم (عربی، اردو)، مواہب الرحمن مع اردو ترجمہ، مکتوبات احمد جلد سوم اردو، حیات احمد جلد اول دوم سوم، فرمودات حضرت مصلح موعود (فقہی مسائل)، خطابات نور، تاریخ افکار اسلامی، اتمام الحجہ مع اردو ترجمہ، اعجاز المسیح مع ترجمہ، میرے خطبات کا مجموعہ بھی انہوں نے شائع کیا ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے جو نئی کتب ہیں ان میں انوار العلوم کی جلد نمبر 24 جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے 54-1953ء کے واقعات ہیں۔ اس کے علاوہ خطبات محمود کی جلد نمبر 26 تا جلد نمبر 30 جو 1945ء سے 1949ء تک کے خطبات ہیں جو طبع کروائے گئے۔

نور فاؤنڈیشن کی طرف سے صحیح مسلم مع اردو ترجمہ کی جلد نمبر 14 اور 15 طبع کروائی گئیں۔

طاہر فاؤنڈیشن کی طرف سے جو نئی کتب ہیں وہ خطبات طاہر کی جلد نمبر 11 (1992ء کے خطبات) اور جلد نمبر 12 (1993ء) اور کچھ خطبات جلسہ سالانہ کے خطبات پر مشتمل ہیں۔

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی طرف سے بھی عملی اصلاح کے لئے بعض خطبات شائع کروائے گئے۔

لندن میں بین الاقوامی ریلیجس کانفرنس کا انعقاد ہوا تھا جو یو کے نے سو سال مکمل ہونے پر گزشتہ سال گلڈ ہال میں کی تھی، اس پر جو میرا ایک لیکچر تھا اس کو بھی اور باقی لیکچروں کو بھی کتابی صورت میں انہوں نے شائع کیا۔ یہ بک سٹال پر موجود ہے۔

دنیا بھر میں لٹریچر کی اشاعت کے کوائف

ایڈیشنل وکالت اشاعت کی اس سال کی رپورٹ یہ ہے کہ مختلف زبانوں میں اسلام اور احمدیت کی حقیقی تعلیم پر مشتمل پیغام کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ کی اشاعت کے ذریعہ عام کیا گیا۔ چنانچہ اس سال 83 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 43 زبانوں میں 665 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد اکسٹھ لاکھ باون ہزار بنتی ہے۔

دنیا بھر میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل بھی اب کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں 28 زبانوں میں 143 جماعتی اخبارات و جرائد شائع ہو رہے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2014)

اُذکُرُوا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

افسوس ہمارے والد محترم غلام قادر صاحب درویش وفات پا گئے

(انور احمد ہاتف قادیان)

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مورخہ 14-11-12 کو رات 11 بجکر 10 منٹ پر ہمارے پیارے والد محترم ہم سب سے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ والد صاحب 20 نومبر 1925ء کو پاکستان کے گاؤں شادیوال ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 18 سال کی عمر میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی تحریک پر آرمی میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کو مختلف کھیلوں کے علاوہ بوکسنگ کا شوق تھا۔ عرصہ 4 سال کی سروس میں ہی اپنی ذاتی محنت اور لگن سے ترقی کر کے لائس نائک کا عہدہ حاصل کر لیا۔ آگے بھی ترقی کے چانس تھے لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر آپ اپنی سروس کو چھوڑ کر درویشان میں شامل ہو گئے۔ آپکے والد محترم نے 1950 میں وفات پائی۔

ہمارے خاندان میں احمدیت ہمارے پڑدادا محترم امام دین صاحب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آئی۔ والد صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر، لنگر خانہ، دفتر جائیداد اور نظارت بیت المال آمد میں ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ اس دوران ملنے والے معمولی وظیفہ اور محنت مزدوری کر کے اپنی بیوہ والدہ صاحبہ اور تین بہنوں کی مدد کرتے رہے۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کے پاؤں دبانے اور مختلف خدمات کرنے کی توفیق ملی۔ آپ حضورؓ کی شفقت اور محبت کا اکثر ذکر کرتے رہتے تھے۔ ایک واقعہ آپ اکثر بیان کیا کرتے تھے کہ ایک بار حضورؓ نے آپ کو ٹھنڈی بوتل لانے کا ارشاد فرمایا لیکن آپ کو سمجھ نہ آئی آپ نے ڈر کے مارے دوبارہ پوچھنے کی ہمت نہ کی حضورؓ نے دوبارہ فرمایا میں نے ٹھنڈی بوتل لانے کو کہا تھا۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ میں دوڑ کر ٹھنڈی بوتل لے آیا اور حضورؓ کو پیش کی۔ حضورؓ نے بڑے پیار اور شفقت سے آپکو پاس بلایا اور فرمایا اگر آپ کو میری بات سمجھ نہیں آئی تھی تو آپ پوچھ لیتے۔ ایک منٹ لگتا۔ اگر آپ کو پھر سمجھ نہیں آتی تو آپ دوبارہ پوچھ لیتے تو دو منٹ لگتے۔ میں نے بوتل مانگی آپ کو سمجھ نہیں آئی اس میں کتنا وقت ضائع ہوا۔

والد صاحب کے دل میں حضورؓ کی شفقت اور پیار کا اتنا اثر ہوا کہ یہ واقعہ سناتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے کہ اگر کوئی اور افسر ہوتا تو وہ ڈانٹتا اور ممکن ہے سزا بھی دیتا۔ لیکن حضورؓ نے کتنے پیار اور شفقت سے خاکسار کو پاس بلا کر سمجھایا۔ اللہ اللہ حضور کی شفقت اور محبت پر قربان جائیں۔

آپ کی شادی خاکسار کی والدہ صاحبہ جو کہ محترم عابد حسین صاحب مرحوم بھاگلپور بہار کی بیٹی تھیں سے 1952ء میں ہوئی۔ آپ پنج وقت نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے اور باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرتے اور بچوں کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتے رہتے اور باقاعدگی سے نماز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ مزار مبارک میں دعا کیلئے حاضر ہوتے اور پھر گھر میں حسب معمول تلاوت قرآن مجید کرتے۔ آپ کو تبلیغ کرنے کا بے حد شوق تھا۔ بعد ریٹائرمنٹ آپ ایک دوکان میں بیٹھا کرتے تھے۔ جو بھی غیر مسلم گاہک دوکان میں آتا آپ ضرور اسے تبلیغ کرتے اور پیغام حق پہنچاتے اور بالخصوص سکھوں کو تبلیغ کرتے۔ نایاب کتب اور لٹریچر آپ کے پاس موجود تھا۔

آپ اکثر نمازیں مسجد مبارک میں ادا کرتے اور نماز کی ادائیگی کے بعد بہت دیر تک مسجد میں بیٹھے دُعائیں کرتے رہتے اور گھر میں جہاں پر آپ سوتے وہیں آپنے دیوار پر دُعائیں چسپاں کر دی تھیں اور اُٹھتے بیٹھتے انکا ورد کرتے رہتے تھے۔ جس میں ایک دُعا یہ ہے کہ اے اللہ تمام اہل بیعت کی حفاظت فرما اور انکی دُعاؤں کو قبول فرما۔

جب تک آپ کی صحت رہی آپ ہر سال اعتکاف بیٹھتے۔ آخری عمر میں جب آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہی اور یادداشت کمزور ہو گئی تو مسجد جانا مشکل ہو گیا تو آپ کو باجماعت نماز چھوڑنے کا بہت دُکھ ہوتا۔ آذان سنتے ہی آپکو نماز کی فکر رہتی اور بروقت نماز ادا کرنے کی کوشش کرتے۔

آپ کو بفضلہٖ تعالیٰ بیرون ممالک لندن، جرمن، سنگاپور، انڈونیشیا، ملیشیا جانے کا موقعہ ملا اور مختلف سالانہ جلسوں میں شرکت کی توفیق ملی۔ ایک بار آپ جرمن جلسہ سالانہ پر گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کی تو آپ کو دلی تسلی نہ ہوئی تو آپ نے بے تکلفی سے حضورؒ کو پنجابی لہجہ میں عرض کی ''حضور ملاقات تو ہوئی لیکن حضور دل میں تسلی نہیں ہوئی۔ حضورؒ نے آپ کو پاس بلا کر اپنے ساتھ سمٹایا اور پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کو ہدایت دی کہ فوٹو کھینچ لیں۔ جس پر آپ کو دلی تسلی وسکون ملا۔

آپ چھوٹوں، بڑوں کو آتے جاتے السلام علیکم ضرور کہتے اور تفریحی کلمات کہتے ہوئے خندہ پیشانی سے ملتے۔ جس پر اکثر افراد آپ کو یاد کرتے ہیں۔ ایک خواب کی بناء پر چند سال قبل آپ نے اپنی عمر 89 سال بتائی تھی اس کے مطابق اتنی ہی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ آپکی نماز جنازہ بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے پڑھائی۔ جس میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے، پانچ بیٹیاں اور پوتے، پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اپنے بچوں کے علاوہ پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں بھی آپ کو ابّا جی کے نام سے پکارتے بلکہ غیر بھی ابّا جی کہہ کر حال پوچھتے تھے۔

خاکسار کی والدہ صاحبہ نے 2007ء میں وفات پائی۔ جس کا آپ کی صحت پر بہت اثر پڑا۔ درویشی دور میں والد صاحب کے ساتھ والدہ صاحبہ نے بھی نہایت صبر اور شکر سے وقت گزارا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014 میں بمقام بیت الفتوح، لندن میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضور نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

''آج ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان ابن مکرم عبدالغفار صاحب مرحوم کا ہے۔ یہ 12 نومبر 2014ء کو نوّے سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تین سو تیرہ درویشوں میں شامل تھے۔ تاریخ احمدیت میں ان کا درویشوں میں 189 نمبر ہے۔ اپریل 1925ء میں بمقام شادیوال گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ملازمت کو چار سال ہوئے تھے کہ حفاظت مرکز کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں قادیان آئے۔ 1947ء میں یہاں حاضر ہو گئے۔ تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا۔ سکھوں کو خاص طور پر تبلیغ کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ نے بہت نادر اور نایاب کتب اور حوالہ جات بھی جمع کئے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک خواب دیکھی تھی کہ ان کی عمر تقریباً نوّے سال ہو گی۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ ان کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹی جو ہے وہ مکرم ظفر اللہ پونتو صاحب جو انڈونیشیا کے مربی سلسلہ ہیں ان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ ان کے بیٹے نے لکھا کہ درویشی کے دوران معمولی وظیفہ تھا پھر بھی محنت مزدوری کر کے اپنی بیوہ والدہ اور تین بہنوں کو گزارے کی رقم بھجوایا کرتے تھے کیونکہ یہ بھائی بہنوں میں بڑے تھے۔ ہمارے مربی کلیم طاہر صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ 1997ء کے رمضان میں قادیان گیا۔ اعتکاف بیٹھنے کا موقع ملا تو یہ وہاں میرے ساتھ تھے۔ کہتے ہیں دورانِ گفتگو کشمیری چائے کا ذکر ہو گیا کہ مجھے پسند ہے۔ اس کے بعد روزانہ ان کے گھر سے جو چائے آتی تھی اس کی تھرمس کہتے ہیں مجھے دے دیا کرتے تھے۔ پھر ان مربی صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو یہ اس عرصے میں قادیان سے ربوہ گئے۔ وہاں جا کے کہتے ہیں کہ بڑے جذباتی رنگ میں میرے پاس آ کے طبیعت بھی پوچھی اور روتے بھی رہے۔ دعائیں بھی کرتے رہے۔ باوجود بیماری کے اور کمزوری کے نظر بھی کم آتا تھا، نظر خراب ہو گئی تھی آخری وقت تک مسجد مبارک میں جا کر نماز ادا کیا کرتے تھے کہ مجھے یہیں سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں والدین کے نفس قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O .
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

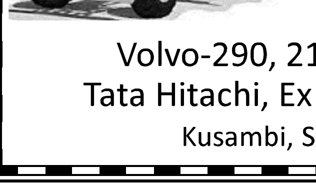
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مکرم ڈاکٹر مرزا اقبال صاحب درویش مرحوم کا ذکر خیر

افسوس مکرم ڈاکٹر مرزا اقبال صاحب درویش قادیان مورخہ 11 جون 2014 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھائی اور بعد تدفین دُعا کروائی۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 نومبر 2014 کو خطبہ جمعہ میں محترم غلام قادر صاحب درویش کا ذکر خیر کرنے کے بعد فرمایا:

ان کے علاوہ دو اور درویش بھی ہیں جو چند ماہ پہلے فوت ہوئے تھے۔ ان کا جنازہ غائب تو پہلے پڑھا گیا تھا لیکن ذکر خیر نہیں ہوا تھا۔ ان کا بھی آج ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ احباب ان کو اور ان کی اولادوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان درویشوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ بڑی غربت میں، بڑے معمولی حالات میں، بڑے معمولی گزارے پر قادیان میں گزارا ہے اور شعائر اللہ کی حفاظت کا حق ادا کیا ہے۔ ان میں سے ایک تو مرزا محمد اقبال صاحب ہیں جو مرزا آدم بیگ صاحب کے بیٹے تھے۔ یہ 11 جون 2014ء میں فوت ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے دادا حضرت مرزا رسول بیگ صاحب صحابی تھے۔ نانا حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب بھی صحابی تھے۔ یہ ابتدائی تین سو تیرہ (313) درویشان میں سے تھے۔ شفاخانہ قادیان میں لمبا عرصہ ڈینٹسٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پھر دفاتر میں کارکن کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ نیک، عبادت گزار، ملنسار، مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ انتہائی بہادر، نڈر اور اچھے تیراک تھے۔ موصی تھے۔ اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔'' (ادارہ)

کمیارہ میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

مورخہ 23 نومبر 2014ء بروز اتوار بمقام کُمیارہ ضلع مکتسر پنجاب میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ مرکز احمدیت قادیان دارالامان سے محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند بطور مہمان خصوصی اس جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے اپنی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی امتیازی خوبیوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے عصر حاضر میں پھیلی بھیانک برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن سے بچنے اور اپنی نئی نسلوں کو بچانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ہر مقرر نے اسی خطاب کی روشنی میں بات کرتے ہوئے محترم مولانا صاحب کے خطاب اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی تعریف کی۔ اس موقعہ پر بلاک لامبھی کے چیئرمین گور بخشیش سنگھ وِکی صاحب، محترم شیندر پال سنگھ صاحب پردھان گورو دوارہ پربندھک کمیٹی، ڈاکٹر اشیش صاحب نمائندہ عیسائی مذہب دہلی، سردار دلور سنگھ نمبردار علاقہ، سکھپال سنگھ راجہ سٹیٹ کلب آف ویلفئر سوسائٹی، جورا سنگھ براڑ صاحب چیئرمین کواپریٹو پبلک اسکول نے اپنی تقاریر میں جماعت کی امن بخش تعلیمات کی تعریف کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کروائی اور سرکردہ شخصیات کی جماعت کی طرف سے عزت افزائی کی گئی اور جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ مکرم شیخ صباح الدین صاحب مبلغ انچارج کو اس گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے دوبارہ ایسا پروگرام کرنے کی درخواست کی۔ اس جلسے کے پروگرام کی جھلکیاں اور انٹرویو ''فاسٹ وے'' ٹی وی چینل نے کئی بار نشر کیں۔ اخبار ہند سماچار، سچ کہوں پنجابی، اجیت پنجابی، اج دی آواز نے بھی اس پروگرام کو کوریج دی۔ (عزیز احمد ناصر مربی دعوت الیٰ اللہ شمالی ہند)

اعلان نکاح

مورخہ 2 نومبر 2014ء کو محترم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب وانی نائب امیر جماعت احمدیہ سرینگر کے گھر پر محترم مولانا فاروق احمد ناصر صاحب انچارج مبلغ سرینگر نے عزیزہ فرح ممتاز بنت مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب وانی آف سرینگر کا نکاح عزیز اعجاز احمد صاحب وانی ابن مکرم مشتاق احمد صاحب وانی زعیم انصار اللہ سرینگر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(سید ناصر احمد ندیم۔ خادم سلسلہ ماندوجن کشمیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

تحریک جدید کے قیام کی غرض اور جماعت کا فرض

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصول پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بنا پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے ... اب مسلمانوں پر بھی ایک مصیبت کا دور آیا ہے تو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہی اصول جو تحریک جدید کے ذریعہ میں نے پیش کئے تھے آج مسلمان انہی کی نقل کرنے اور ان کو اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ... بیشک بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو ابھی انہوں نے اختیار نہیں کیں۔ لیکن بہرحال آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں انہیں اختیار کرنی پڑیں گی کیونکہ تحریک جدید کے پروگرام میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جسے چھوڑا جاسکے۔ بے شک بعض چیزوں کی شکل بدلتی جائے گی لیکن اصول وہی رہیں گے جو تحریک جدید میں میں نے بیان کئے ہیں۔

جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی۔ جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کیلئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں۔ اگر کبھی دین کیلئے ہمیں اپنے وطنوں سے ہجرت کرنی پڑی۔ تو ہم ہجرت کس طرح کر سکیں گے۔ اگر ہماری جماعت کے افراد کو جیل خانوں میں جانا پڑا تو وہ جیل خانوں میں کس طرح جا سکیں گے۔ آخر لوگ جیل خانوں میں کیوں خوشی سے نہیں جاتے۔ اس لئے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ یہاں تو ہمیں اچھا کھانا اور کپڑا ملتا ہے مگر وہاں نہ کھانا اچھا ملے گا نہ کپڑا۔ اور مشقت کی زندگی بسر کرنی پڑے گی۔ اگر ایک شخص نے اپنے گھر میں بھی اچھا کھانا چھوڑ رکھا ہو۔ اچھا کپڑا پہننا ترک کر رکھا ہو اور محنت اور مشقت کے کاموں کا عادی ہو تو اس کیلئے جیل خانہ میں جانا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ وہ کہے گا یہاں رہے تو کیا اور وہاں گئے تو کیا کوئی فرق تو نہیں .... جماعت میں ہر جگہ تحریک جدید کے سیکرٹری مقرر ہیں مگر ان کا کام صرف یہ نہیں کہ لوگوں سے چندہ وصول کریں بلکہ انکا یہ بھی کام ہے کہ وہ تحریک جدید کی سکیم پر لوگوں کو عمل کرنے کی تحریک کریں۔ قادیان میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں۔ انصار اللہ الگ جلسے کریں۔ خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے جہاں جماعتیں مختلف حلقوں میں تقسیم ہوں وہاں الگ الگ حلقوں میں جلسے کئے جائیں اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جاوے۔ آئندہ ہمیں کفر سے جو جنگ پیش آنے والی ہے وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ کر ہوگی اور اس میں پہلی قربانیوں سے بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اگر ہم وہ قربانیاں پیش نہیں کریں گے تو ہمارا انجام اچھا نہیں ہوگا اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو برے انجام سے بچائے اور اسے قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ قیامت کے دن ہمارا اس کے حضور پیش ہونا ایک کامیاب اور بامراد اور باوفا خادم کی طرح ہو نہ کہ بے وفا اور ناکام اور غدار غلام کی مانند۔'' آمین۔

(الفضل 15 نومبر 1946ء جلد 34 نمبر 266)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو بطریق احسن پورا کرنے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5/اپریل 2014ء کو 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ امۃ القدوس قدسیہ صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں محمد صدیق صاحب۔آف دارالنصر غربی ربوہ۔حال مقیم یو کے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ امۃ القدوس قدسیہ صاحبہ 31 مارچ 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے گہری وابستگی اور محبت و وفا کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ زرمینہ سبحان صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ افغانستان)

آپ 24 مارچ 2014ء کو 36 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی عبد الحلیم صاحب افغان آف پکتیاں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و شاگرد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحبؓ کی نواسی اور حضرت مولوی خدائے نظر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔آپ افغانستان کی پہلی صدر لجنہ تھیں اور گزشتہ 6 سال سے یہ خدمت احسن رنگ میں بجالا رہی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ و شاکرہ، مہمان نواز، سادہ مزاج، بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والی باوفا مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔مربیان کی بہت عزت کرتیں اور ہر کام میں ان سے مشورہ اور راہنمائی لیتی تھیں۔خدام اور اطفال کی تربیتی کلاسز کے ضمن میں ان کی ضروریات کا خیال رکھنے اور کھانا پکانے کی خدمت سرانجام دیتی تھیں۔خلافت سے گہری وابستگی اور محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔خلیفہ وقت کا نہایت محبت سے ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ہر قربانی کے موقعہ پر اپنا نمونہ پیش کرتی تھیں۔اپنے ساتھ کام کرنے والیوں کو کبھی محسوس نہیں ہونے دیا کہ دوسرے ان کے ماتحت ہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اپنی بچیوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی۔آپ مکرم سید نعمت اللہ صاحب مربی سلسلہ افغانستان کی بہن اور مکرم سید سلیم احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ کی کزن اور مکرم سید محمد آصف صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف کی بھابھی تھیں۔

(2) مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب سابق وکیل القانون تحریک جدید ربوہ)

آپ 28 مارچ 2014ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ حضرت میاں محمد دین صاحبؓ یکے از 313 صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔آپ کو اپنے محلہ دارالصدر شمالی ربوہ میں دس سال صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔اسی طرح اپنے خاوند کے وقف کے عہد میں ہمیشہ ان کی ممد و معاون رہیں۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، نیک مخلص، صابرہ و شاکرہ، معاملہ فہم، محنتی، نڈر اور بارعب خاتون تھیں۔اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیتی رہیں۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔آپ کے بیٹے مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ میں وکیل المال ثالث کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ ناصرہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب بشیر۔سابق امیر ضلع جھنگ)

آپ 22 مارچ 2014ء کو 79 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ مکرم شیخ عبد القادر صاحب (محقق) مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ اور مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا کی خالہ تھیں۔آپ نے 18 سال جھنگ صدر میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، عاشق قرآن، بے حد دعا گو، باوقار، نفاست پسند، بہت مہمان نواز، ہر چھوٹے بڑے سے محبت و شفقت کا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے بہت پیار کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب مرحوم۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

آپ 25/اکتوبر 2013ء کو 68 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، سادہ مزاج، مہمان نواز، صابر و شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم حاجی محمد شفیع صاحب مرحوم۔آف چک 9 پنیار سرگودھا۔حال ربوہ)

آپ 25 مارچ 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کو لمبا عرصہ چک 9 پنیار میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔جماعت اور خلافت سے بہت محبت تھی اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے خود بھی تیار رہتیں اور اپنی اولاد کو بھی اس بات پر کاربند رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔

☆☆☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 اپریل 2014ء کو 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرم منور احمد صاحب بھٹی (ابن مکرم قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی مرحوم۔مانچسٹر)** اور **مکرم لطیف احمد صاحب (ہیز۔ یو کے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرم منور احمد صاحب بھٹی (ابن مکرم قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی مرحوم۔مانچسٹر)

آپ 7/اپریل 2014 کو طویل علالت کے بعد 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے حضرت قاضی ضیا الدین صاحبؓ کے پڑپوتے اور حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے پوتے تھے۔رحمت بازار ربوہ میں آپ کی دکان بھٹی کلاتھ ہاؤس کے نام سے وہاں کی ابتدائی دکانوں میں شمار ہوتی تھی۔1984ء میں فیملی سمیت ہجرت کر کے مانچسٹر آگئے۔آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، نظام جماعت کے اطاعت گزار، غریب پرور، ہر مالی تحریک میں حصہ لینے والے نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔کئی غربا کی شادیاں کروانے کی توفیق بھی ملی۔خلافت سے بہت اخلاص اور پیار کا تعلق تھا۔اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی گہری وابستگی تھی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم لطیف احمد صاحب (ہیز۔یو کے)

آپ 6/اپریل 2014 کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت علی بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (شہید امریکہ) کے بڑے بھائی تھے۔بہت نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کے دوران غیر مسلم دوستوں کو قرآن کریم تحفۃً دیا کرتے تھے۔آپ کا گھر اکثر نماز سینٹر کے طور پر استعمال میں آتا اور جب تک صحت نے اجازت دی نماز کے بعد درس قرآن کریم دیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے داماد مکرم محمد سہیل قریشی صاحب صدر جماعت ہیز کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم ضیاء الحق صاحب (آف ڈھاکہ۔حال پاکستان)

آپ 17 فروری 2014ء کو 91 سال کی عمر میں اسلام آباد میں وفات پاگئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت پائی۔اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کے پہلے قائد مجلس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، شفیق اور ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔آپ کے پوتے مکرم عطاء القدوس عارف صاحب امسال جامعہ احمدیہ یو کے سے فارغ التحصیل ہو کر بطور مربی سلسلہ میدان عمل میں جا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ نصرت اعجاز صاحبہ (اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب مرحوم۔کراچی)

آپ 25/جنوری 2014ء کو طویل علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے 1977ء میں اپنے شوہر کی اچانک وفات کے بعد لمبا عرصہ بیوگی کا کاٹا اور خود ملازمت کر کے اپنے بچوں کی پڑھائی اور تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔ بہت صابرہ و شاکرہ، محنتی اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم مبشر احمد اعجاز صاحب اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری وقف جدید اور نائب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع کراچی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم رانا بشارت احمد صاحب (ابن حضرت چوہدری برکت علی خان صاحبؓ۔ربوہ)

آپ 31/مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ حضرت چوہدری برکت علی خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔آپ نے 25 سال دفتر وصیت میں خدمت کی توفیق پائی۔بے حد شفیق، نرم مزاج، ہر ایک سے حسن سلوک کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم کرم الٰہی بھٹی صاحب (سابق صدر جماعت تانی چک 524 گ ب ضلع شیخوپورہ)

آپ ستمبر 2013ء میں 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور باغبانی کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اکثر آپ کو باغبانی کے بارہ میں مشورہ کے لئے یاد فرمایا کرتے تھے۔دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔لمبا عرصہ تانی چک 524 گ ب ضلع شیخوپورہ کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم احسان الٰہی عابد صاحب شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید میں کارکن کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 08 مئی 2014ء کو ساڑھے دس بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم محمود احمد ملک صاحب (ابن مکرم ملک عبدالحمید صاحب۔ شرلی۔ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم محمود احمد ملک صاحب (ابن مکرم ملک عبد الحمید صاحب۔ شرلی۔ یوکے) یکم مئی 2014ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تین سال قبل ربوہ سے اپنے بیٹے مکرم شاہد ملک صاحب کے پاس یوکے آئے تھے۔ آپ نے 1950ء میں فرقان فورس میں شمولیت اختیار کی۔ مسقط میں قیام کے دوران امام الصلوٰۃ اور شیخوپورہ میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ دفتر وقف عارضی ربوہ میں بھی کچھ عرصہ رضاکارانہ خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک صاحب (نائب امیر یوایس اے) اور مکرم رشید احمد ملک صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت مسقط) کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم غلام احمد باجوہ صاحب (آف داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ)

7 اپریل 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو داتہ زیدکا میں صدر جماعت کے علاوہ کئی حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ خاموش طبع، مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، محنتی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ گھٹیالیاں سکول میں عربی اور اردو کے استاد بھی رہے۔ نیکی، صلح جوئی اور انصاف پسندی میں علاقہ بھر میں اچھی شہرت کے حامل تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی مربی ہیں۔ جن میں سے ایک مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ ساہیوال میں مربی ضلع ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم منصور احمد باجوہ صاحب شارجہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ فتح بی بی صاحبہ (ربوہ)

7 مارچ 2014ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی، بہت شفیق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم غلام سرور صاحب (آف احمدیہ فرنیچر ہاؤس) کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم اسامہ سرور صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ سادسہ کے طالبعلم ہیں۔

(3) مکرم عبداللطیف اعوان صاحب (ابن مکرم کریم بخش صاحب مرحوم۔ دارالفتوح غربی ربوہ)

22 جنوری 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ بہاولپور جماعت میں 40 سال جنرل سیکرٹری اور محلہ فیکٹری ایریا (سلام) میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے 5 سال خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے نامساعد حالات میں مولویوں سے ماریں بھی کھائیں۔ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب (مربی سلسلہ فجی) کے بھائی تھے۔

(4) مکرم مرزا امجد بیگ صاحب (ابن مکرم مرزا احسن بیگ صاحب آف کامٹا ضلع باران۔ انڈیا)

4 اپریل 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اپنے علاقہ کے مبلغین اور معلمین کے ممد ومعاون تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم محمد اکرم اعوان صاحب (جرمنی)

27 مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم چوہدری عبدالستار اعوان صاحب ابھی چند ماہ کے ہی تھے جب یتیم ہوگئے۔ ان کی کفالت بچپن میں ان کے ماموں حضرت ولی داد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی اور اس طرح آپ کے والد کو بہت ہی کم عمری میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور انہوں نے ہمیشہ صدق دل سے اس عظیم نعمت کی قدر کی۔ آپ بہت منکسر المزاج، نافع الناس، خدمت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت خاص لندن) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم جمال الدین صاحب (ابن مکرم احمد دین صاحب مرحوم۔ کراچی)

24 مارچ 2014ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو جماعت ناتھ کراچی میں سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور تبلیغ کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ MTA پر خطبہ جمعہ اور اخبار الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم عبدالجبار صاحب مرحوم کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بہنوئی اور مکرم مبشر احمد بابر صاحب سیکرٹری امور عامہ (شکاگو۔ امریکہ) کے والد تھے۔ آپ کے ایک داماد مکرم چوہدری محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور اس وقت کنری میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم۔ مینیجر بشیر آباد و محمد آباد اسٹیٹس)

8 اپریل 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور اپنے رشتہ داروں کی طرف سے شدید مخالفت اور تکالیف دیئے جانے پر ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے۔ آپ نے محمد آباد اسٹیٹ میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی اور کثیر تعداد میں لجنہ کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید۔ امیر ضلع نوابشاہ)

26 مارچ 2014ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، منکسر المزاج، صابرہ وشاکرہ، دعا گو اور مخلص خاتون تھیں۔ شادی کے بعد پہلے آپ کے دو بچے کم سنی میں وفات پاگئے۔ پھر 2005ء میں بڑے بیٹے کی بیماری سے وفات ہوگئی۔ پھر 2008ء میں ان کے شوہر کو شہید کر دیا گیا اور اب وفات سے صرف ایک ماہ پہلے ان کے جوان بیٹے کی وفات ہوگئی لیکن ان تمام مواقع پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور ہمیشہ راضی برضائے مولا رہیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے بہت گہری دلی وابستگی تھی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔

(9) مکرمہ شاہینہ بشیر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری حمید اللہ باجوہ صاحب مرحوم۔ دارالعلوم شرقی مسرور۔ ربوہ)

25 دسمبر 2013ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری عبداللہ باجوہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔ مرحومہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مالی قربانی میں بھی آپ کا حصہ نمایاں ہے۔ باجوہ کالونی میں جو مسجد تعمیر کی گئی اس کے سارے اخراجات آپ نے ادا کئے۔ بہت نیک، پارسا، غریب پرور خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور ان کے دل میں جماعت کی محبت اچھی طرح راسخ کی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شبیر احمد باجوہ صاحب لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

(10) مکرمہ صفیہ لطیف صاحبہ (اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب ذیلدار چک نمبر 6/11-L ضلع ساہیوال)

یکم فروری 2014ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت نبی بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، انتہائی سادہ، نیک، منکسر المزاج، مہمان نواز، غریب پرور، جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے گھر کو مہمان نوازی کی وجہ سے دارالضیافت کا نام ملا ہوا تھا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رضا لطیف صاحب وقف جدید کے معلم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(11) مکرم بشیر احمد صاحب (ابن مکرم محمد علی صاحب۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

یکم جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نظام جماعت سے تعاون کرنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک مخلص انسان تھے۔

(12) مکرمہ سعدیہ ناصر صاحبہ (اہلیہ مکرم مختار احمد بیگ صاحب۔ ناصر آباد شرقی ربوہ)

22 نومبر 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم محمد الدین ناز صاحب (ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ) کی بہن تھیں۔ آپ کا جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق تھا۔ چندہ کی ادائیگی میں پیش پیش رہتی تھیں۔

(13) مکرم محمد عبداللہ صاحب (ابن مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم۔ حیدرآباد۔ سندھ)

15 اکتوبر 2013ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، باقاعدگی سے چندہ جات کی ادائیگی کرنے والے، خوش خلق اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

وصــــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7133 میں بشریٰ اقبال زوجہ مرزا محمد اقبال صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جائیداد منقولہ بصورت زیورات درج ذیل ہے۔ 186000 روپے۔ ایک چین طلائی 21310 روپے، ایک جوڑی طلائی 46659 ایک جوڑی کانٹے 17830، ٹوپس 16693، ٹوپس 7611، ہار 27585 ۔ٹوپس 7888 انگوٹھی 25860 انگوٹھی 14603 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا محمد اقبال　　الامۃ: بشریٰ اقبال　　گواہ: نصیر احمد عارف

مسل نمبر7134: میں محبوب خان ولد راج دین قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال تاریخ بیعت یکم اپریل 2003 ساکن جیند ڈاکخانہ جیند ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جولائی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر احمد　　العبد: محبوب خان　　گواہ: محمد عارف بھٹی

مسل نمبر:7135 میں بیتا زوجہ علی نواز احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن بوڑھا بابستی ڈاکخانہ بھوانی ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک جوڑی کان کی، بالیاں سونے کی آدھا تولہ، قیمت 13500 روپے۔ گلے کی مالا سونے کی ایک تولا قیمت 2700 روپے۔ ناک کا کوکا (طلائی) قیمت 600۔ ایک جوڑی پائل چاندی کی قیمت 2000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر احمد　　الامۃ: بیتا　　گواہ: علی نواز احمد معلم

مسل نمبر: 7136 میں عبدالحیٔ تیر گھر ولد فاروق احمد تیر گھر قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کالا چبوترہ مکان نمبر 42-6-2 ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از الیکٹریشن ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: فرید احمد گلبرگی　　العبد: عبدالحی تیر گھر　　گواہ: مصوّر احمد ڈنڈوتی

مسل نمبر: 7137 میں محمد ثاقب ولد منور احمد مالک قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن گچی باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالمنان سالک　　العبد: محمد ثاقب　　گواہ: طاہر احمد سوداگر

مسل نمبر :7138 میں سیدہ مبارکہ مزمل زوجہ سید مزمل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20 جون 1976 پیدائشی احمدی ساکن نہرو روڈ فسٹ کراس گارڈن ایریا، شیموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جولائی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید مزمل احمد　　الامۃ: سیدہ مبارکہ مزمل　　گواہ: خورشید خلیل

مسل نمبر:7139 میں نور النساء زوجہ محمد یعقوب علی نیاز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن Kanporthy ڈاکخانہ Hanam Kandn ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ انگوٹھیاں دو عدد، وزن 8 گرام، سونے کا ہار ایک عدد وزن 12 گرام، سونے کی بالیاں ایک سیٹ وزن چار گرام۔ سونے کی بالیاں ایک سیٹ وزن چار گرام۔ سونے کا چین ایک عدد وزن 25 گرام۔ حق مہر کی رقم جو کہ وصول شدہ ہے اور زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یعقوب علی نیاز　　الامۃ: نور النساء　　گواہ: شبیر احمد یعقوب

مسل نمبر:7140 میں محمد یعقوب علی نیاز ولد محمد قاسم صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن Kanparthy ڈاکخانہ تھمڈ پلی جی ایم ظفر روڈ۔ ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اگست 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ غیر منقولہ: 1۔ ایک ایکڑ زمین 30/B/1۔ دو ایکڑ زمین سروے نمبر 30/B/2، بائیس گھنٹہ زمین سروے نمبر 32/B/1، ساڑھے اکیس گھنٹہ زمین 32/B/2۔ 6 گھنٹہ زمین 33/B/1 کل زمین 4-09/1/2 خاکسار کا آبائی وطن تمڑ پلی میں ایک چھوٹا مکان ہے جو تین کمروں پر مشتمل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 60145 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم　　العبد: محمد یعقوب علی نیاز　　گواہ: شبیر احمد یعقوب

مسل نمبر:7141 میں پی اے سیگل احمد ولد ایم پی ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن احسن کوٹیج ڈاکخانہ ونگا نیلور چیلا کارہ ضلع تریسور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ٹی ریاض احمد　　العبد: پی اے سیگل احمد　　گواہ: ایم پی ابوبکر

مسل نمبر :7142 میں ایچ ظفر اللہ ولد اے کے حمزہ قوم احمدی مسلمان پیشہ Upbolstry تاریخ پیدائش 31 دسمبر 1988 پیدائشی احمدی ساکن Amakkad Paramb Kallekkad صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اگست 2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از Upbolstry ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: اے ایچ ظفر علی　　العبد: اے ایچ ظفر اللہ　　گواہ: یو بشارت احمد

مسل نمبر:7143 میں عبدالواسع فضل ولد عبدالرشید بدر قوم احمدی مسلمان۔ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن فاطمہ رشید ہسپتال۔ ہرچوال روڈ، ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: فاطمہ ظہرا　　العبد: عبدالواسع فضل　　گواہ: عبدالرشید بدر

مؤمن کو ہمیشہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں لگے رہنا چاہئے کہ وہ دن اسے نصیب ہو جب اللہ تعالیٰ اسلام اور اپنے ذات کی سچائی اس کے لئے کھول دے اور اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منور چہرہ اور خدا تعالیٰ کا نورانی چہرہ نظر آجائے۔ جب یہ ہو جائے تو پھر رات اور دن اور سال تکلیف کے سال ہوں یا خوشی کے سال ہوں اس کے لئے برابر ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 12/دسمبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت کے بعض واقعات پیش کروں گا۔ چاہے ہمیں ہمارے علم میں پہلے ہوں بھی لیکن حضرت مصلح موعودؓ جس طرح بیان فرماتے ہیں اس سے مختلف زاویوں سے بعض باتیں سامنے آتی ہیں اور اس سے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام و مرتبہ اور آپ کے ساتھ تائیدات الٰہی کا ایک اور رنگ میں بھی پتا چلتا ہے۔

سورۃ یونس کی آیت سترہ میں جو اصول اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے صداقت کا نبی کی کہ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٦ یعنی پس پہلے میں تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں کیا تم عقل نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ یہ کہیں یا آپ نے کفار کو یہ کہا۔ بہر حال یہ ایک اصول ہے نبی کی صداقت کا کہ جو اس کا ماضی ہے وہ اس کی زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ایک جگہ اپنی تقریر میں۔ یہ تقریر کا موقع بھی اس طرح پیدا ہوا کہ قادیان میں مخالفین نے بعض بڑے بڑے مخالف علماء جمع کئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کے خلاف بڑی دشنام طرازیاں کیں۔ جہاں آپ نے ان اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ثابت کی۔ بہر حال وہ ساری باتیں تو نہیں ایک آدھ اقتباس میں اس میں سے لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب کی دعوے سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار اعلان یہ فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو؟ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں اصول بیان فرمایا ہے کہ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ۔ اس کے تحت ہر ایک نے یہ گواہی دی کہ آپ کی پہلی زندگی بالکل پاک تھی یا کم از کم اعتراض نہیں اٹھا سکے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہو گیا اس نے اپنے رسالے میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا اور بگڑ گیا۔ علمائے نفس نے مانا ہے کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ جو نفسیات کے ماہر ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ جو اخلاقی برائیاں ہیں وہ آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ مؤمن میں کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا۔ کہ ہم اپنے رسول کی مدد فرماتے ہیں۔ یہ مدد ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے کس طرح دیکھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ مارنے پر متعین ہوئے جن کا علم ہو گیا اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے۔ مقدمے آپ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعوے کے ساتھ آیا تھا کہ اس مدعیٔ مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں؟ میں پکڑوں گا مگر جب مقدمہ ہوتا ہے تو وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار اس نے یہی کہا اور آخر اس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے جس نے الزام لگایا تھا پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتا دیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔ اس کی باقی تفصیل بعد میں میں بیان کروں گا آگے۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے پرجوش مبلغ مولوی عمر دین صاحب شملوی اپنا واقعہ سنایا کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے۔ وہ سناتے ہیں کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کروں گا۔ ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلے پر کھڑے ہو جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہیں کریں گے اور اب مباحثے کے لئے تیار ہو گئے اور اگر مباحثے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچا دیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے۔ اس پر مولوی عمر دین نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں اور جا کر ان کو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے! تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر دین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہوگا۔ انہوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالے کے سٹیشن پر ملے اور کہا تو کدھر۔ انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ کہنے لگے مولوی صاحب کہ تو بہت شریر ہے تیرے باپ کو لکھوں گا۔ انہوں نے کہا مولوی صاحب! یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہوا ہے جو کچھ ہوا ہے۔

پس مخالفین مارنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بچاتا ہے بلکہ دشمنی کرنے والا اگر نیک فطرت ہے تو وہ خود گھائل ہو کر جاتا ہے خود اپنے دل کو بیچ کر جاتا ہے۔ اب یہ جو پہلے میں نے بتایا تھا مقدمہ قتل کا جو مقدمہ قتل عیسائیوں کی طرف سے ہوا تھا اس کی تفصیل حضرت مصلح موعود نے بیان کی ہے۔ یہ مارٹن کلارک کا مقدمہ تھا اور مولوی محمد حسین بٹالوی بھی اس میں گواہ کے طور پر پیش ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کی ذلت کا سامان کیا۔ یہ لکھتے ہیں حضرت مصلح موعود بلکہ خطبے میں ذکر کیا ہے کہ مارٹن کلارک نے عدالت میں یہ دعویٰ کیا کہ میرے قتل کے لئے مرزا صاحب نے ایک آدمی بھیجا ہے۔ مسلمانوں میں علماء کہلانے والے بھی اس کے ساتھ اس شور میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو اس مقدمے میں آپ کے خلاف شہادت دینے کے لئے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتا دیا تھا کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہوگا مگر اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔ جب مولوی محمد حسین گواہی کے لئے آئے تو چونکہ وہ اس امید میں آئے تھے کہ شاید آپ کے ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی یا کم از کم آپ کو ذلت کے ساتھ کھڑا کیا گیا ہوگا۔ لیکن یہ تو بالکل الٹ ہو رہا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب جیسے مشہور عالم بطور گواہ پیش ہو رہے تھے مگر پھر بھی دشمن ناکام و نامراد رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعزاز کیا گیا۔ وہاں آپ کے مخالفین کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔

تو دیکھو یہ آیات بینات ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ایک دشمن کے ہاتھوں سے بری فرمایا۔ پھر اس پر ہی بس نہیں۔ سر ڈگلس کو خدا تعالیٰ نے اور نشانات بھی دکھلائے جو مرتے دم تک انہیں یاد رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ 1924 میں جب میں انگلینڈ گیا تو سر ڈگلس کے ایک ہیڈ کلرک تھے جنکا نام غلام حیدر تھا یہ سارا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ جب عدالت ختم ہوئی تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں۔ تم ابھی جا کر ہمارے لئے ریل کے کمرے کا انتظام کرو۔ چنانچہ میں مناسب انتظامات کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر آ گیا۔ میں اسٹیشن سے باہر نکل کر برآمدے میں کھڑا تھا تو میں نے دیکھا کہ سر ڈگلس سڑک پر ٹہل رہے ہیں۔ وہ کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی ادھر۔ ان کا چہرہ پریشان ہے۔ میں نے کہا کچھ بتائیں تو سہی آخر آپ کی طبیعت کیوں خراب ہو گئی؟ تا کہ اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جب سے میں نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کر کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گناہگار نہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں۔ پھر میں نے عدالت کو ختم کر دیا اور یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف نکل جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کام نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے۔ پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں بھی مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر میری یہی حالت رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ تو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا اس میں کسی اور کا قصور نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ جو گواہ ہے جو کہتا ہے کہ مجھے قتل کے لئے بھیجا گیا اس کو تو آپ نے پادریوں کے حوالے کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ جو کچھ اسے سکھاتے ہیں وہ عدالت میں آ کر بیان دیتا ہے۔ آپ اسے پولیس کے حوالے کریں اور پھر دیکھیں کہ وہ کیا بیان دیتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سر ڈگلس نے کاغذ قلم منگوایا اور حکم دے دیا کہ عبدالحمید کو پولیس کے حوالے کیا جائے۔ اور حکم کے مطابق عبدالحمید کو پادریوں سے لے لیا گیا۔ پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ دوسرے دن یا اسی دن اس نے فوراً اقرار کر لیا کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں۔ غرض اس نے ساری باتیں بتا دیں۔ ہر دفعہ مختلف گواہوں کے لئے نام بھی لکھے جاتے تھے۔ غرض اس نے ساری باتیں بتا دیں اور سر ڈگلس نے اگلی پیشی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری کر دیا۔

یہ آیات بینات ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا

میں اپنے انبیاء کی سچائی ظاہر کرتا رہتا ہے اور مؤمن کو چاہئے کہ وہ سچے معنوں میں مؤمن بننے کے لئے کوشش کرے۔ اگر وہ حقیقی مؤمن بنے تو اللہ تعالیٰ ضرور غیب سے ایسے حالات پیدا کرتا ہے جس سے اس کا ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے اور درحقیقت ایسے ایمان کے بغیر کوئی مزہ بھی نہیں۔ جس ایمان نے آنکھیں نہ کھولیں اور انسان کو اندھیرے میں رکھا اس کا کیا فائدہ۔ جو اس جہان میں اندھا رہے گا وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا رہے گا اور جسے اسی جہان میں آیات بینات نظر نہیں آتیں اس کو اگلے جہان میں بھی آیات بینات نظر نہیں آئیں گی۔ اس دنیا میں آیات بینات نظر آئیں تو دوسری دنیا میں بھی آیات بینات نظر آتی ہیں۔ اب یہ نشانات کی بات ہے۔ یہ سلسلہ نشانات کا آج بھی جاری ہے۔ گو سو سال سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اس بات کو جو ایک نشان تھا بڑا۔ اب اس طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ کیپٹن ڈگلس کے نواسے نے مجھے پیغام بھجوایا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں اور کہا کہ میں سوچتا ہوں کہ کونسا نیک کام میرے نانا سے ہوا تھا اتنی بڑی نیکی ہوئی تھی کہ میرے دل میں شدت سے خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ میں احمدیت میں شامل ہو جاؤں۔ اور یہ ہے نشان کہ آج بھی اس کو احساس ہوا۔ آج اس کے نواسے کو یہ احساس ہو رہا ہے کہ وہ سچائی جو تھی سر ڈگلس کو دکھائی گئی اس کو اس نے تو قبول نہیں کیا لیکن اس سچائی کو دیکھ کر میں آج قبول کرتا ہوں اور مارٹن کلارک کے پوتے کا قصہ تو آپ لوگ سن ہی چکے ہیں۔ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ اس نے آ کے واضح طور پر یہاں اعلان کیا تھا کہ میرا پردادا غلط تھا اور حضرت مرزا صاحب سچے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ پس مؤمن کو ہمیشہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں لگے رہنا چاہئے کہ وہ دن اسے نصیب ہو جب اللہ تعالیٰ اسلام اور اپنے ذات کی سچائی اس کے لئے کھول دے اور اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منور چہرہ اور خدا تعالیٰ کا نورانی چہرہ نظر آ جائے۔ جب یہ ہو جائے تو پھر رات اور دن اور سال تکلیف کے سال ہوں یا خوشی کے سال ہوں اس کے لئے برابر ہو جاتے ہیں۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کا چہرہ نظر آ جائے۔ آپ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نظر آ جائے تو پھر کوئی خوشی غمی کا احساس نہیں رہتا۔ بس ایک ہی احساس رہتا ہے اور اسی محبت میں انسان ڈوبا رہتا ہے۔ فرماتے ہیں اور چاہے کچھ بھی ہو ایسا آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہے اور مطمئن رہتا ہے کسی سے ڈرتا نہیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب کرم دین والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا۔ خواجہ صاحب کہنے لگے حضور! آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے۔ آپ اٹھ کر بیٹھے اور فرمایا خواجہ صاحب! آپ کیوں پریشان ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ وہ دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ ان میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا پاگل ہو گیا اور چھت پر سے چھلانگ مار کر مر گیا۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے اور آریوں کو ان کے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر دنیا کی ہر شئے اس کی ہو جاتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ’’جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو‘‘ یعنی اگر تو خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو سب جہان تیرا ہو جائے گا۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکے گی اور کوئی دشمن تمہارے خلاف کوئی شرارت نہیں کر سکے گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے بنو اور دعا کرتے رہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ اس طرح تم بھی امن میں آ جاؤ اور تمہاری اولاد اور دوسرے عزیز اور دوست بھی امن میں آ جائیں۔ یاد رکھو جب تک جماعت امن میں نہیں رہے گی تم بھی امن میں نہیں رہ سکتے اور جماعت اسی وقت امن میں رہ سکتی ہے جب تمہاری آئندہ نسلیں امن میں ہوں۔

پھر ایک جگہ بیان فرماتے ہیں اسی مقدمے کے سلسلے میں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا تو میں نے گھبرا کر دعا کی۔ رات کو رؤیا میں دیکھا کہ میں سکول سے آ رہا ہوں اور اس گلی میں سے جو مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے نیچے ہے اپنے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہاں مجھے بہت سی باوردی پولیس دکھائی دیتی ہے۔ جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو میں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کھڑا کیا ہوا ہے اور آپ کے آگے بھی اور پیچھے بھی اوپلوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ صرف آپ کی گردن مجھے نظر آ رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ سپاہی ان اوپلوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب میں نے انہیں آگ لگاتے دیکھا تو میں نے آگے بڑھ کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اتنے میں دو چار سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ کسی نے کمر سے اور کسی نے قمیص سے اور میں سخت گھبرایا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ اوپلوں کو آگ لگا دیں۔ اسی دوران میں اچانک میری نظر اوپر اٹھی اور میں نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر نہایت موٹے اور خوبصورت الفاظ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جو خدا کے پیارے بندے ہوتے ہیں ان کو کون جلا سکتا ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ اگلے جہان میں ہی نہیں یہاں بھی مؤمنوں کے لئے سلامتی ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات دیکھے کہ آپ کے پاس گو نہ تلوار تھی نہ کوئی اور سامان حفاظت مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے سامان کر دیئے۔ ان تمام مخالفتوں کے باوجود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نہ صرف آپ محفوظ رہے بلکہ آپ کی جماعت بھی بڑھتی رہی۔ قادیان بھی ترقی کرتا رہا۔

اسی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ یہاں احمدیوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ مسجد کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ چوک میں کلّے گاڑ دیئے گئے تھے تا نماز پڑھنے کے لئے جانے والے گریں اور کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا بلکہ یہاں تک سختی کی جاتی تھی کہ کمہاروں کو ممانعت کر دی گئی تھی کہ احمدیوں کو برتن بھی نہیں دینے جو مٹی کے برتن بنانے والے ہیں ان کو بھی منع کر دیا گیا تھا۔ ایک زمانے میں یہ ساری مشکلات تھیں مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کی اولادیں احمدی ہو گئی ہیں اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی ان کی اولاد اسے پھیلانے میں مصروف ہے۔ مجھے یاد ہے اس ہائی سکول والے میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور شمال کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی تنگدست باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔ لیکن اب دیکھو خدا تعالیٰ نے کس قدر ترقی اسے دے دی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ سے بھی نکل کے باہر قادیان کی وسعت ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مخالفین کی بائیکاٹ اور ایذا رسانی کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بائیکاٹ بھی ہم نے دیکھا۔ وہ وقت بھی دیکھا جب چوہڑوں کو صفائی کرنے اور سقوں کو پانی بھرنے سے روکا جاتا تھا۔ پھر وہ وقت بھی دیکھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہیں باہر تشریف لے جاتے تو آپ پر مخالفین کی طرف سے پتھر پھینکے جاتے اور وہ ہر رنگ میں ہنسی اور استہزاء سے پیش آتے۔ مگر ان تمام مخالفتوں کے باوجود کیا ہوا۔ اس وقت خطبہ دے رہے تھے حضرت مصلح موعود۔ کہتے ہیں جتنے لوگ اس وقت آپ یہاں بیٹھے ہیں آپ میں سے پچانوے فیصد وہ ہیں جو اس وقت مخالف تھے یا مخالفوں میں شامل تھے مگر اب وہی پچانوے فیصد خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد جماعت میں شور اٹھا۔ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس فتنہ کے سرگروہ وہ لوگ تھے جو صدر انجمن پر حاوی تھے اور تحقیر کے طور پر کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک بچے کی غلامی کر لیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی بچے کا ان پر ایسا رعب ڈالا کہ قادیان چھوڑ کر وہ لوگ بھاگ گئے اور اب تک یہاں آنے کا نام نہیں لیتے۔ انہی لوگوں نے اس وقت بڑے غرور سے کہا تھا کہ جماعت کا اٹھانوے فیصد حصہ ہمارے ساتھ ہے اور دو فیصد ان کے ساتھ۔ یعنی خلافت کے ساتھ۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو فیصدی بھی ان کے ساتھ نہیں رہا اور اٹھانوے فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ ہماری جماعت میں شامل ہو چکا ہے۔ اس وقت جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خطبہ دے رہے تھے جتنے لوگ ان کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اس وقت لندن میں اس سے زیادہ تعداد میں میرے خیال میں لوگ میرے سامنے بیٹھے ہیں اور یہ بھی بلکہ مسجد فضل میں بھی جمعہ ہو رہا ہے وہاں بھی شاید اس سے زیادہ لوگ ہوں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات کی نشانی ہے۔ دنیا میں کہاں کہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پھیلا دیا ہے۔

پس یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہیں اور آپ کے بعد جاری خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی دلیل ہیں اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان باتوں کو ہم ہمیشہ سامنے رکھیں اور یہ باتیں ہمارے اور ہماری نسلوں کے ایمانوں میں اضافہ کرتی رہیں ہمیشہ۔

☆☆

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 2

کرتا ہے تو پھر یقینا جہنم اس کا ٹھکانا ہے یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہمیشہ رہے گا۔ جو لوگ خودکش حملہ کرکے یا مقابلہ میں مارے گئے اور خیال کیا کہ ہم مرکر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ غلط تعلیم کی وجہ سے جو ان کو ان کے علماء نے دی۔ تو خدا تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ مؤمن کو مارکر تم خدا تعالیٰ کی رضا نہیں بلکہ اس کی لعنت کے مورد بن رہے ہو اور ہمیشہ کے لئے جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اور مؤمن ہونے کے لئے کہا کہ اگر تمہاری طرف کوئی سلامتی کا پیغام بھیجتا ہے تو پھر تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اسے قتل کرو۔ اب کوئی بتائے کہ ان معصوم بچوں کا کیا قصور تھا۔ وہ معاشرے کا ایک بہتر حصہ بننے کے لئے اور ملک کا سرمایہ بننے کے لئے اور سلامتی پھیلانے کے لئے علم حاصل کررہے تھے۔ اس لئے وہ تعلیم حاصل کرنے ان سکولوں میں آئے ہوں گے۔ حیرت ہوتی ہے ان نام نہاد علماء کی باتیں سن کر جو شدت پسندی کی تعلیم اس اسلامی خوبصورت تعلیم کے باوجود دیتے ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر ہی کم علم اور جاہل متاثر ہوتے ہیں اور پھر وہ حرکات کرتے ہیں جن میں سوائے بہیمیت کے اور کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس کا انجام پھر خدا تعالیٰ نے بتادیا کہ جہنم ہے لیکن شاید یہ لوگ جہنم کو کوئی افسانوی بات سمجھتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی باتوں پر ایمان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان تنبیہوں کے باوجود ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے چلے جارہے ہیں۔ اگر آخرت پر کامل یقین نہیں تو خدا تعالیٰ نے اس دنیا کی حالت کے بارے میں بھی ان کو بتادیا کہ تمہارا کیا حشر ہوگا پھر کہ اگر تم نے بھائی بھائی کے تقدس کو پامال کیا تو پھر یہاں بھی تمہاری ساخت ختم ہوجائے گی۔ اس دنیا میں بھی جو مفادات ہیں وہ تم حاصل نہیں کرسکو گے۔ جس دنیا کی خاطر تم یہ سب کچھ کررہے ہو وہ بھی تمہیں نہیں ملے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○ اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقینا اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی یہ بات آج مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر سو فیصد ان پر پوری ہوتی نظر آتی ہے کہ مسلمانوں کی طاقت ختم ہوچکی ہے انہی لڑائی اور جھگڑوں کی وجہ سے۔ آپس کے بے شمار شدت پسند گروہوں کی وجہ سے اکثر ملک جنگ کا میدان بنے ہوئے ہیں۔ مغربی طاقتوں کے آگے یہ لوگ ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔ کاش کہ یہ باتیں ہمارے لیڈروں اور علماء کہلانے والوں کو بھی اور عوام الناس کو بھی سمجھ آجائیں۔ مسلمان امہ کی تکلیف ہمیں بھی تکلیف میں ڈالتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے اپنے آقا اور مطاع کی طرف منسوب ہونے والوں سے ہمدردی اور پیار کرنے کے گر سکھائے ہیں۔

ہمارے ساتھ اگر ظلم کا رویہ ہے تب بھی ہمیں افسوس ہے اور ہم دعا کرتے ہیں بدلے نہیں لیتے کہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو صاف کرے اور یہ اس حقیقت کو سمجھیں کہ مسلم امہ کے لئے حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی احمدی ہی اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ جیسا کہ میں نے کہا ہمارے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی پیدا کیا ہے۔ آپ نے اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی ہمدردی کے جذبے کو اپنوں اور غیروں سب پر حاوی کرنے کی ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مؤمنوں اور مسلمانوں کے لئے نرمی اور شفقت کا حکم ہے۔ پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ پھر فرماتے ہیں۔ ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ پھر فرمایا تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ اس کے بندوں پر رحم کرو۔ ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ پھر فرمایا۔ خدا تم سے کیا چاہتا ہے پس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ فرمایا آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔

پس جب ہم ہمدردی کے ایسے معیار ہم حاصل کرنے والے ہوں یا ہمدردی کے ایسے معیاروں کو حاصل کرنے کی تعلیم ہمیں ملی ہو اور اس پر ہم عمل کرنے والے بھی ہوں تب ہی انسان دوسرے کے درد کو محسوس کرسکتا ہے اور ہم بنی نوع انسان کے لئے ایسے جذبات رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے اکثریت اور ہر ایک احمدی کو ایسے جذبات رکھنے والا ہونا چاہئے۔ جب عام انسانوں کے لئے یہ جذبات ہوں تو پھر مسلمانوں کے لئے تو پھر ہم اس سے بڑھ کر جذبات رکھنے والے ہیں۔ ہر ظلم جو کسی بھی مسلمان پر ہو ہم اپنے دل پر محسوس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو یہ عقل آجائے۔ پاکستان کے لئے اور مسلم ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں امن قائم فرمائے اور حکومتیں بھی اور عوام الناس بھی حقیقی اسلامی قدروں کی پہچان کرنے والی بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شام عراق لیبیا وغیرہ میں ان حالات کی وجہ سے جن میں سے یہ ملک اس وقت گزر رہے ہیں احمدی ایک تو وہاں کے شہری ہونے کی وجہ سے اور پھر احمدی ہونے کی وجہ سے بھی تکلیف میں ہیں۔ ان کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان مشکلات سے نجات دے۔ بعض بڑی کسمپرسی کی حالت میں آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں۔ دونوں گروہ احمدیوں کے مخالف بنے ہوئے ہیں۔ کوئی مدد بھی ایسے حالات میں نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنا فضل فرمائے اور رحم فرمائے اور جلد ان لوگوں کو ان تکلیف کے دنوں سے نکالے۔

نمازوں کے بعد میں کچھ جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے ایک شہید بھائی کا ہے۔ مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ صاحب چک 312 جب کھتو والی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہیں۔ ان کو شہید کیا گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ ان کو کچھ نامعلوم افراد نے 26، 27/اکتوبر 2009ء آج سے پانچ سال پہلے ان کے ڈیرے سے اغوا کرلیا۔ اغوا کار دو کاروں پر سوار تھے۔ چند دن بعد اغوا کاروں نے تاوان کے لئے رابطہ کیا۔ دو کروڑ تاوان کی رقم کا مطالبہ کیا گیا جو کم ہو کے دس لاکھ پے آگیا لیکن بعد میں ان کو گستاخ رسول قرار دے کر قتل کردیا گیا۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے چھری پھیر کے گردن پے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گڑھے میں دبا دیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شہید کے درجات بلند فرمائے اور انکے بچوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ امینہ اوصاف صاحبہ کبابیر کا ہے جو 12/دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد مکرم اوصاف صاحب حیفہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو صدر اور سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ کبابیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت عبادت گزار دعا گو بہت مہمان نواز بکثرت مالی قربانی کرنے والی تھیں۔ نیک مخلص اور صالح خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور مکرم محمد شریف عودے صاحب امیر جماعت کبابیر اور منیر عودے صاحب ڈائریکٹر ایم۔ ٹی۔ اے پروڈکشن کی خالہ محترمہ تھیں۔

تیسرا جنازہ غائب ہوگا مکرم ابراھیم عبدالرحمن بخاری صاحب مصر کا جو 13/دسمبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے مصر میں ہی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ انہوں نے جوانی کی عمر میں اٹھارہ سال کی عمر میں 1969ء میں بیعت کی توفیق پائی تھی۔ ان دنوں جماعت احمدیہ مصر کے صدر مکرم محمد بسیونی صاحب تھے۔ مرحوم نے تین خلفاء کا دور دیکھا اور مکرم محمد بسیونی صاحب مکرم مصطفی صاحب اور مکرم حلمی شافی صاحب جیسے ابتدائی احمدیوں کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ بیعت کے بعد آپ نے باوجود اپنے گھر والوں اور سسرال کی طرف سے ظلم و زیادتی کے عہد بیعت کو پوری استقامت ہمت اور اخلاص و وفا کے ساتھ نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ☆

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
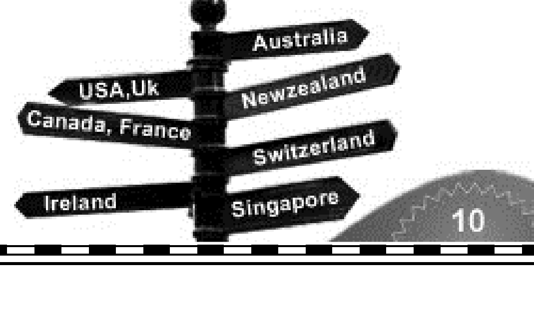

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: رپورٹ پیس سمپوزیم از صفحہ 20

اور مدد کے دہشت گردی اور تباہی پھیلانے کا موجب بن گیا۔ مثال کے طور پر امریکہ میں ہی ہر چند ماہ بعد سکول شوٹنگ کی کوئی نہ کوئی رپورٹ آجاتی ہے جس میں درجنوں معصوم بچے تن تنہا صرف ایک شخص کے گھناؤنے عمل کی وجہ سے قتل ہوجاتے ہیں۔ پس آپ سوچیں کہ ایک ایسے دہشت گرد گروہ کے ہاتھوں کس قدر تباہی اور بربادی ہوسکتی ہے جواُن مایوس اور بے چین لوگوں کو دنیا بھر سے جمع کر رہا ہے جو ایک ناجائز مقصد (unjust cause) کی خاطر اپنی جانیں دینے کیلئے تیار بیٹھے ہیں؟ (This is especially true) اس تباہی کا احتمال اور بھی بڑھ جاتا ہے جب یہ دیکھا جائے کہ اس گروپ کے پاس نہ صرف جانیں دینے والے افراد ہیں بلکہ یہ گروپ جدید اسلحہ اور توپوں سے لیس ہے۔ پھر یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ ایٹمی ہتھیار ان کے ہاتھ لگ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ جنونی گروہ کوئی مستقل یا دیرپا کامیابی تو حاصل نہیں کر پائے گا لیکن ممکن ہے وقتی طور پر یہ لوگ مختلف علاقوں پر قبضہ کرلیں اور کسی بڑی تباہی و بربادی لانے کا موجب بن جائیں۔

جب ان سب باتوں پر غور کیا جائے تو اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ ISIS اور اس قسم کے نظریات کے حامل دوسرے گروہ دنیا کے لئے ایک خطرہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور یہ حقیقت کہ یہ سب اسلام کے نام پر ہو رہا ہے امن پسند اور حقیقی مسلمانوں کو سخت دکھ اور تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ خواہ کچھ بھی ہو اس قسم کے بہیمانہ اور ظالمانہ نظریات کا مذہب کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی اسلامی تعلیمات تو ہر حال میں اور ہر سطح پر دوسروں کیلئے امن اور تحفظ کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور بانیٔ اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھیں تو واضح ہوجاتا ہے کہ ابتدائی مسلمانوں نے کبھی بھی کسی جنگ یا لڑائی کا آغاز نہیں کیا۔ اگر کبھی مسلمانوں کو جنگ لڑنا پڑی تو یہ جنگ صرف اور صرف دفاعی ہوتی اور ان جنگوں کا مقصد ظالموں کو ظلم سے روکنا ہوتا نہ کہ دوسروں پر اپنی فوقیت ظاہر کرنا یا ناانصافیاں کرتے پھرنا۔ مسلمانوں نے کبھی بھی دوسری قوموں اور ملکوں پر قبضہ کرنے اور انہیں محکوم بنانے کی کوشش نہیں کی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے ابتدائی سالوں میں اپنے آبائی شہر 'مکہ' میں ہمیشہ پیار اور محبت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن مکہ کے لوگوں نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت ظالمانہ اور بے رحمی کا سلوک کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اس حد تک ظلم ڈھائے گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی حکم کے تابع مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ تاہم اس ہجرت کے بعد بھی اہلِ مکہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ ایک مسلح لشکر لے کر روانہ ہوئے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا محاذ کھول دیا۔ تب کہیں جا کر پہلی مرتبہ خدائی حکم کے تابع مسلمانوں کو اپنے دفاع کی خاطر لڑنے کی اجازت دی گئی۔

مسلمانوں کو جو یہ اجازت دی گئی اس کی وجہ قرآن کریم میں سورۃ حج کی آیت ۴۰-۴۱ میں واضح طور پر بیان کر دی گئی جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت دی گئی کیونکہ اگر مسلمان اپنا دفاع نہ کرتے تو ساری دنیا کا امن خطرہ میں پڑ جاتا۔ مخالفین صرف اسلام کو ہی ختم کرنا نہیں چاہتے تھے بلکہ دنیا سے ہر مذہب کا خاتمہ چاہتے تھے۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر اجازت نہ دی جاتی تو نہ یہودیوں کی عبادتگاہ محفوظ رہتی، نہ کلیسا، نہ مندر، نہ مسجد بلکہ کوئی بھی عبادتگاہ محفوظ نہ رہتی۔ پس مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو جوابی لڑائی کرنے کی اجازت صرف اسلام کی حفاظت کیلئے نہیں بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کے لئے دی گئی ہے۔

اس آیت کی روشنی میں آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس دور کے بعض نام نہاد مسلمان جب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیر مسلموں کو قتل کرنے، ان کی زمینوں پر قبضہ کرنے اور انہیں غلام بنانے کی اجازت ہے تو وہ سراسر غلطی پر قائم ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر ایک شخص کے آزاد اور خود مختار زندگی گزارنے کے حق کی ضمانت دی ہے اور اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر ایک کو قطع نظر اس کے کہ اُس کا تعلق کس مذہب یا نسل سے ہے امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کا حق فراہم کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جس طرح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی اس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ جس طرح مسلمان مدینہ کے لوگوں میں رچ بس گئے وہ ہجرت کرنے اور کسی بھی نئے معاشرہ کا حصہ بننے کا ایک مثالی نمونہ تھا۔ مدینہ میں مسلمانوں کی آمد سے قبل وہاں دو قسم کے گروہ آباد تھے۔ ایک یہودی اور دوسرے عربی جبکہ مسلمانوں کی آمد کے بعد وہاں پر تین گروہ بن گئے یعنی مسلمان، یہود اور غیر مسلم عرب۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تینوں گروہوں کا امن اور ہم آہنگی کے ساتھ اکٹھے رہنا بہت ضروری ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گروہوں کے مابین ایک 'امن معاہدہ' تجویز فرمایا۔ اس معاہدہ کی شرائط کے مطابق ہر ایک گروہ کو اس کے حقوق دیئے گئے۔ تینوں فریقوں کے اموال و نفوس کی ضمانت دی گئی اور پہلے سے موجود قبائلی روایات کا بھی خیال رکھا گیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ اگر مکّہ سے کوئی شخص کسی شرارت یا نقصان پہنچانے کی نیت سے مدینہ آئے تو کوئی اسے مدینہ میں پناہ نہیں دے گا اور نہ اہلِ مدینہ مکہ والوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی معاہدہ کریں گے۔ مزید یہ کہ اگر سب کا مشترکہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے تو تینوں گروہ یکجا ہو کر مدینہ کا دفاع کریں گے۔ جبکہ یہ بھی طے ہوا کہ اگر مسلمانوں پر حملہ ہوتا ہے یا وہ مدینہ سے باہر لڑتے ہیں تو غیر مسلموں کو مسلمانوں کا ساتھ دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ اس سے پہلے یہود کے دوسرے لوگوں کے ساتھ جو بھی معاہدے ہوئے ان کی بھی پاسداری کی جائے گی۔ یہود اپنے مذہب کے مطابق زندگیاں گزاریں گے اور مسلمان اپنے مذہب کے مطابق۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تینوں گروہوں نے اس معاہدہ کو قبول کیا تو یہ بھی متفقہ طور پر طے پایا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ریاست کے حاکمِ اعلیٰ ہوں گے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہودی اسلامی شریعت کے تابع نہ تھے بلکہ وہ اپنی شریعت اور رسوم رواج کے تابع رہے۔ پس باہمی برداشت اور ایک دوسرے کیلئے احترام کا یہ اعلیٰ نمونہ تھا جو بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ لیکن اس کے باجود ISIS آج دعویٰ کر رہی ہے کہ ہر ایک پر اسلامی شریعت کا نفاذ ہوگا خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا سماج سے ہو۔ اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اسی معاہدہ میں عورت کے حقوق بھی قائم فرمائے۔ یہ بھی واضح طور پر طے کیا گیا کہ کسی بھی عورت کو اس کے گھر سے زبردستی یا اس کی مرضی کے خلاف نکالنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ پس ISIS کے لئے کس طرح یہ جائز ہوسکتا ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرتی پھرے کہ غیر مسلموں کی عورتیں ان کا مال ہے یا ان کی ملکیت ہیں؟ اس معاہدہ کے مطابق کسی بھی شخص کو اسلام قبول کرنے پر ہرگز مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ واضح طور پر اعلان کیا گیا کہ مسلمانوں کی طرف سے مدینہ کے یہود اور غیر مسلم عرب کے ساتھ بھائیوں جیسا پیار ومحبت کا سلوک ہوگا۔ پس یہ اُس معاہدہ کا خلاصہ ہے جس نے مدینہ میں مسلمانوں کی آمد کے بعد وہاں کے معاشرہ کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمانوں نے حرف بہ حرف اس معاہدہ کی پاسداری کی اور اگر اس معاہدہ کی کبھی خلاف ورزی ہوئی تو دوسرے فریقوں کی جانب سے ہوئی۔ بسا اوقات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت مسلّمہ رہنما ایسے افراد یا گروہوں کے معاملات دیکھنے پڑتے جو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے یا معاشرہ میں غلط سرگرمیوں میں ملوث پائے جاتے۔ لیکن ایسے احباب کو جو بھی سزائیں دی جاتیں وہ کسی کی حق تلفی کی خاطر نہ دی جاتیں بلکہ یہ سزائیں انصاف اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق ہوتیں۔

پس یہی حقیقی اسلامی حکومت تھی جس کی بنیاد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چار خلفائے راشدین کے ذریعہ جاری رہی اور پہلی صدی ہجری تک قائم رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آج ISIS یا کوئی بھی اسلامی حکومت حقیقی عدل وانصاف کے ان اصولوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو وہ اپنے ذاتی یا سیاسی مفادات حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتی ہیں۔ بے شک وہ اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان کے اعمال کا اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

اگر ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ایسا معاشرہ نظر آئے گا جہاں ہر قبیلہ جنگ و جدل اور خون خرابہ کے ذریعہ اپنے حقوق منوانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ لیکن اسی معاشرہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم انقلاب لائے جس کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ عدالت کا نظام جاری فرمایا جہاں ہر ایک فریق کے ساتھ اس کے رسوم و رواج یا اس کے مذہبی قانون کے مطابق سلوک ہوتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی شخص انصاف کے ساتھ اور بغیر کسی تعصب کے اسلام کے ابتدائی دور کی تاریخ کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں مسلمانوں کا کردار بے داغ تھا۔ انہوں نے نہ تو کسی جنگ کی ابتدا کی اور نہ ہی کسی ملک پر قبضہ کرنا چاہا۔ بلکہ جہاں بھی اسلامی تعلیمات پہنچانے کی کوشش کی وہ پُرامن تبلیغ کے ذریعہ ہی کی۔ مثال کے طور پر چین اور جنوبی ایشیا میں اسلام پھیلا اور تاریخ میں کہیں نہیں ملے گا کہ مسلمان افواج نے ان قوموں پر حملہ کیا تھا۔ بلکہ ان ممالک میں اور دیگر قوموں میں اسلام کا پیغام پُرامن ذرائع سے پہنچایا گیا۔ بعد کے ادوار میں بعض مسلمان حکمرانوں نے کئی وجوہات کی بناء پر جنگوں کا آغاز کیا لیکن اس کے لئے وہ اکیلے قصوروار نہیں ٹھہرتے اور ان جنگوں میں بھی مقبوضہ ممالک کے باشندوں کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر کبھی مجبور نہیں کیا گیا۔ یقیناً قرآن کریم نے ایسے اقدام کو ردّ کیا ہے اور امن کے ساتھ تبلیغ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے دفاعی جنگوں کی اجازت دی ہے تو وہ صرف اس غرض سے دی ہے کہ نہ صرف اسلام بلکہ تمام مذاہب کی حفاظت کی جائے۔ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنگ کے اصول بیان فرمائے ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت 191 میں اللہ تعالیٰ دفاعی جنگ کا اصول بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو یا ظلم سے پیش نہ آؤ۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پھر سورۃ النحل آیت نمبر 127 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ جنگ کے دوران ہرگز حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ فرماتا ہے کہ سزا اس زیادتی کے مطابق ہونی چاہئے جو تم پر کی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 194 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کے دوران صرف اس وقت تک قتال کرو جب تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔ فرمایا کہ اگر زیادتی کرنے والے باز آجائیں اور بدامنی ختم ہوجائے تو پھر ان کے خلاف کسی قسم کی جارحیت کی اجازت نہیں ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت 62 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر زیادتی کرنے والے امن کی طرف رجوع کریں اور مفاہمت کا ہاتھ بڑھائیں تو مسلمانوں کو اس کا مثبت جواب دینا چاہئے اور یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ ایسا کرنے میں وہ سنجیدہ ہے یا نہیں۔

سورۃ التوبہ آیت 4 میں قرآنِ کریم تلقین کرتا ہے کہ مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ کئے گئے تمام معاہدوں کو مکمل کرنا چاہئے سوائے اس کے کہ مشرکین جارحیت سے پیش آئیں اور اپنی طرف سے معاہدہ ختم کردیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایمان کی لازمی شرط ہے اور اللہ تعالیٰ مومنین کو پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 9 میں مسلمانوں کو تلقین کرتا ہے کہ ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیں، حتیٰ کہ جنگ کے دوران بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم یا نسل کی دشمنی کسی مسلمان کو غیر انصافی پر مجبور نہ کرے، کیونکہ یہ راستبازی کے خلاف ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت 68 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ جنگی حالات کے علاوہ قیدی رکھے کیونکہ ایسا کرنے سے یہ ثابت ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی بجائے انہیں صرف دولت اور طاقت کی فکر ہے۔ پس صاف واضح ہے کہ جنگ کے علاوہ کسی کو حراست میں رکھنے کی اجازت نہیں ہے، تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ آج کے نام نہاد مسلمان بے شمار معصوم لوگوں کو زبردستی قید کر رہے ہیں اور لاچار خواتین کو لونڈیاں بنایا جا رہا ہے۔

قرآنِ کریم کی سورۂ محمدؐ آیت 5 میں اللہ تعالیٰ جنگ ختم ہونے کے بعد جنگی قیدیوں کو آزاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں فدیہ لے کر آزاد کردو یا اس سے بھی بہتر ہے کہ انہیں احسان کے طور پر حسنِ سلوک کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ پس جب جنگ ختم ہوجائے تو قیدیوں کو آزاد کر دینا چاہئے اور اس کا اطلاق مرد اور خواتین دونوں پر ہوتا ہے۔ پہلے ادوار میں خواتین بھی جنگجو مردوں کا حوصلہ بڑھانے اور ان کی مدد کے لئے میدانِ جنگ میں جایا کرتی تھیں اور انہیں بھی قید کر لئے جانے کا امکان ہوتا تھا۔ تاہم قرآن کریم بڑے واضح انداز میں کہتا ہے کہ کسی عورت کو کبھی بھی ظالمانہ سلوک کا نشانہ نہ بنایا جائے یا کسی بھی طور اس کا

استحصال نہ کیا جائے۔

فدیہ لے کر قیدیوں کو آزاد کرنے کے حوالہ سے قرآنِ کریم سورۂ نور کی آیت 34 میں فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص قیدی آزاد کروانے کی (رقم کی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو رقم کی قسطیں مقرر کر کے اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان آیات کو جن میں قیدیوں کو آزاد کرنے کا ذکر ہے انہیں اُس دور کی جنگوں کے تناظر میں ہی سمجھنا چاہیئے۔ اُس دَور میں جنگوں میں لڑنے والے اپنے خرچ پر اور اپنے ہتھیار لے کر جاتے تھے اور اسی لئے انہیں اجازت ہوتی تھی کہ وہ اپنے قید کئے ہوؤں کے بدلے رقم وصول کریں۔ تاہم آج کل کی جنگوں میں حکومتیں مکمل طور پر ان جنگی مہمات کا خرچ برداشت کرتی ہیں اور انفرادی طور پر فوجیوں کے ذمہ کوئی خرچ نہیں ہے۔ چنانچہ جنگی قیدیوں سے کئے جانے والے سلوک کا تعین حکومتیں اور بین الاقوامی ادارے کریں گے نہ کہ فوجی۔ پس دیر پا امن کے قیام کے لئے حکومتی سطح پر قیدیوں کے تبادلے یا ملکوں کے مابین دیگر معاہدے کئے جاسکتے ہیں۔ یقیناً انفرادی طور پر قیدی بنانے کی اب کوئی صورت نہیں رہی اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اسلام کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دوسروں کی دولت پر حرص والی نظر نہیں رکھنی چاہیئے اور یہ اصول اپنی ذات میں ہی دنیا کے امن کے لئے ایک سنہرا اصول ہے۔ اگر اس ایک اسلامی حکم کی تعمیل کی جائے تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کوئی مسلمان کسی کی زمین، علاقہ یا دولت ہتھیانے کی کوشش کرے۔

قرآنِ کریم کی سورۂ یونس کی آیت 100 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے اس لئے اگر وہ چاہے تو تمام دنیا اسلام قبول کرلے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو مجبور نہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے طاقت کی اجازت نہیں ہے اور یہ کہ مذہب ہر انسان کا دلی معاملہ ہے اور اسکے ضمیر سے اسکا تعلق ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے یہ کافی واضح ہے کہ کبھی بھی کسی بھی صورت اس بات کی اجازت نہیں رہی کہ کسی شخص کو اسلام یا کوئی بھی مذہب قبول کرنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ یقیناً مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ دین کا پرچار کریں لیکن اس سے زائد کچھ نہیں۔ چنانچہ سورۂ کہف کی آیت نمبر 30 میں اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ لوگوں کو بتا دے کہ ان کے خدا کی طرف سے کامیابی اور کامرانی پر مشتمل حق آچکا ہے اور وہ اسے قبول کرنے اور اس کا انکار کرنے میں آزاد ہیں۔ یہ الفاظ تمام لوگوں کے سننے اور غور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ تمام لوگ ایمان لانے اور انکار کرنے میں آزاد ہیں۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اور صرف اسلام کا پیغام پہنچانے کی اجازت دی گئی اور اس سے بڑھ کر کچھ نہیں، تو آجکل کے نام نہاد مسلمان رہنما کیونکر اس سے تجاوز کر سکتے ہیں اور کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ طاقت، اختیار اور حق حاصل ہے؟

اس لئے میں نے اختصار کے ساتھ قرآنِ کریم کی مختلف آیات پر مبنی اسلامی تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا ہے، جو یہ ثابت کرتا ہے کہ چند مسلمان گروہوں یا بعض ممالک کے ظالمانہ اقدامات اسلام کی تعلیمات سے کلیۃً متضاد ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اگر یہ اقدامات اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں تو وہ ایسے عمل کیوں کررہے ہیں۔ اس کا سادہ جواب یہی ہے کہ جیسا میں نے پہلے بھی بتایا کہ وہ صرف اپنے دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ ان کے مقاصد ہرگز روحانی اور مذہبی نہ ہیں۔ وہ مذہب کے نام پر ظلم وسفّا کی کرتے ہوئے دنیاوی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں پھر کہتا ہوں کہ ہر احمدی مسلمان اور یقیناً ہر امن پسند مسلمان تکلیف محسوس کرتا ہے کہ ان کے پاک مذہب کو اس طرح نامناسب طریق پر بگاڑا جارہا ہے اور اس کا غلط استعمال کیا جارہا ہے۔ تاہم میں ان لوگوں، تنظیموں اور سیاستدانوں سے پوچھتا ہوں، جو انتہا پسند گروہوں کے مظالم کو بنیاد بنا کر دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں انہیں کہتا ہوں کہ وہ غور کریں کہ یہ گروہ اتنے فنڈز کہاں سے لے رہے ہیں جن سے وہ ایک لمبے عرصہ تک دہشتگردی اور جنگی کاروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں؟ وہ اتنے جدید ہتھیار کیسے حاصل کر لیتے ہیں؟ کیا ان کے پاس اسلحہ ساز کارخانے اور صنعتیں ہیں؟ ظاہر ہے کہ انہیں بعض طاقتوں کی مدد اور حمایت حاصل ہے۔ یہ تیل کی دولت سے مالا مال مسلم ریاستوں کی مدد بھی ہوسکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عالمی طاقتیں خفیہ طور پر انہیں مدد فراہم کررہی ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب پہلی مرتبہ ISIS منظرِ عام پر آئی تو یہ کہا گیا کہ انہوں نے ملکی فوج کے ہتھیاروں اور چند اسلحہ کے گوداموں پر قبضہ حاصل کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ سچ ہو لیکن اپنی ذات میں یہ تمام اتنا نہیں کہ وہ اب تک اپنی کاروائیاں جاری رکھ سکتے۔ اگر باقاعدہ فوج کی رسد کی ترسیل معطل کردی جائے تو ان کے لئے بھی ممکن نہیں ہوتا کہ اپنی کارروائی جاری رکھ سکیں اور پھر ISIS کی رسد تو مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب ان کے پاس طیارہ شکن میزائل سمیت دیگر جدید ہتھیار بھی ہیں۔ یہ تمام باتیں اس ترسیل رسد کی طرف اشارہ کررہی ہیں جو کہ ISIS کو مدد فراہم کررہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر کوئی جانتا ہے کہ ان کے فنڈز بہت زیادہ ہیں جن کی مالیت بیسیوں کروڑوں ڈالرز تک ہے، لہٰذا اس سے یہی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انہیں بیرونی مدد حاصل ہے۔ بہت سے حکام، تجزیہ کار اور رائے نگار بھی اس نظریہ کی کھل کر تائید کررہے ہیں۔ مثلاً یو ایس اے حکومت کا ایک سینئر نمائندہ David Cohen جو کہ Under-Secretary for Terrorism and Financial Intelligence ہے اس نے کھلے عام بیان دیا ہے کہ 'اب تک جن دہشتگرد تنظیموں سے ہمیں واسطہ پڑا ہے ان میں ISIS ایسی تنظیم ہے جس کی سب سے زیادہ فنڈنگ کی جاتی ہے'۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ہر ماہ کروڑوں ڈالر خرچ کررہے ہیں اور بلیک مارکیٹ میں تیل بیچنے سے روزانہ دس لاکھ ڈالر حاصل کررہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں یہ سوال کرنا ہوگا کہ وہ تیل کے اتنے بڑے ذخائر تک کس طرح آزادانہ رسائی حاصل کررہے ہیں؟ دنیا کے دیگر علاقوں میں تو تیل کی فروخت اور نقل وحرکت کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور بعض تیل سے مالا مال ممالک کے خلاف پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ پھر بھی کسی نہ کسی طرح ISIS ہر قسم کے اصول وضوابط کو نظرانداز کرتی نظر آتی ہے اور بغیر کسی روک ٹوک کے تیل کی بڑی مقدار حاصل کررہی ہے اور اسے بیچ رہی ہے۔ حالانکہ ہم سب جانتے ہیں کہ اتنی بڑی مقدار میں تیل کی نقل وحرکت اور اس کی خرید وفروخت کو چھپانا آسان نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ISIS تاوان کے ذریعہ اپنی مستقل آمد حاصل کرتی ہے، لیکن ISIS کی کل آمدنی کے مقابل پر یہ رقم بہت معمولی بنتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے بڑا مسئلہ ان گروہوں کی فنڈنگ ہے کیونکہ ان فنڈز کے ذریعہ وہ کمزور گروہوں اور افراد کو نشانہ بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حالیہ رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی خاندان اپنا ایک فرد ISIS میں شامل کرنے کے لئے بھجواتا ہے تو اس خاندان کو ہزاروں ڈالر پر مشتمل ابتدائی رقم یکمشت ادا کی جاتی ہے اور اس کے بعد سینکڑوں ڈالرز باقاعدگی سے ادا کئے جاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان گروہوں کی فنڈنگ کو روکنے کے لئے فوری طور پر کچھ کرنا ہوگا۔ مغرب کو اب یہ احساس ہونا شروع ہوگیا ہے کہ یہ جنگ درحقیقت انہیں بھی براہِ راست متاثر کررہی ہے۔ تاہم اس بارے میں ابھی اندازے لگائے جارہے ہیں مگر حقیقت یہی ہے کہ یہ جنگ تمام دنیا کے خلاف ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بیّن حقیقت ہے کہ بعض بڑی طاقتیں مسلمان ممالک پر گہرا اثر رکھتی ہیں یہاں تک کہ بہت سے معاملات میں ان کی پالیسیاں بھی خود بناتی ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے اس معاملہ پر اپنا دباؤ کیوں نہیں ڈالا، جس کی ضرورت سب سے زیادہ تھی؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی مشترکہ، متفقہ اور مؤثر کوشش کیوں نظر نہیں آتی؟ جو کوششیں اب کی جارہی ہیں وہ اس تنظیم کی جانب سے برپا کی جانے والی ہولناکیوں کے مقابل پر بہت کم ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جو کچھ ہورہا ہے اس میں صرف مسلمان دنیا قصوروار نہیں بلکہ بیرونی طاقتیں اور قوتیں بھی ان خوفناک حالات میں حصہ ڈال رہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سالہا سال سے شام اور عراق جیسے ممالک میں اندرونی تنازعات چل رہے ہیں اور بیرونی طاقتوں نے باغی گروہوں اور دھڑوں کو فنڈنگ، اسلحہ اور مدد فراہم کی ہے اور اب یہ اتنی طاقت پکڑ چکے ہیں کہ اپنے نوازنے والوں کے ہاتھ سے بھی نکل چکے ہیں۔ وہ اپنے انتہا پسند نظریات کی بناء پر تباہی مچانے اور ہر قسم کی دہشت پھیلانے کے درپے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بیان کرتے ہوئے میں کوئی ایسی بات نہیں کررہا جو پہلے ہی لوگوں کے علم میں نہ ہو یا میڈیا میں نہ آئی ہو۔ ISIS جیسے جنگی گروہ ایسی ہی پالیسیوں کی پیداوار ہیں جو اب اپنے دہشت کے دائرہ کار کو دور ونزدیک پھیلارہے ہیں اور تمام دنیا کو متاثر کررہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پھر کہتا ہوں کہ یہ میرے لئے شدید پریشانی اور دکھ کا باعث ہے کہ یہ سب برے اعمال اسلام سے جوڑے جارہے ہیں۔ آجکل یہ امر بھی تشویش کا باعث ہے کہ مغرب سے مسلم نوجوان شام اور عراق جیسے ممالک میں جارہے ہیں جہاں انہیں انتہا پسند بنایا جارہا ہے۔ عین ممکن ہے کہ وہ بالآخر اپنے اپنے ممالک میں واپس آئیں، حملے کریں اور دنیا کے اس حصہ میں بھی بڑا فساد کھڑا کریں۔ پس یقیناً یہ کوئی مقامی یا مسلمانوں کا معاملہ نہیں بلکہ ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے جو عالمی اور مشترکہ کوششوں کو چاہتا ہے تا کہ ان انتہا پسند تنظیموں کو روکا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض نمایاں شخصیات کا کہنا ہے کہ انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے اس جنگ میں تیس سال یا شاید سو سال بھی لگ سکتے ہیں۔ ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اگر دنیا ان جنگی اور انتہا پسند گروہوں کو ختم کرنے کا ارادہ کرلے تو یہ اس سے بہت کم عرصہ میں ختم ہو سکتے ہیں۔ ہمیں ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ بس اتنا کہہ کر کہ اس جنگ کو ختم ہوتے دہائیاں لگ جائیں گی، ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہوگئے ہیں بلکہ ہر ایک کو عالمی انتہا پسندی کے خلاف اس کوشش میں لازماً شامل ہونا چاہیئے۔ صرف اسلام پر یا کسی خاص گروہ پر اس کا سارا ملبہ گرانے سے ہم جنگ وجدل سے بچ نہیں سکتے اور نہ ہی یہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے آزاد کرسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس تمام امن پسند لوگ اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں اور ہر سیاستدان اور با اثر شخصیت تو لازماً اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرے اور اپنے اپنے دائرۂ اثر میں حقیقی انصاف قائم کرتے ہوئے اور نقضِ امن سے بچنے کے لئے سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے، دنیا میں امن قائم کرنے کی جستجو کرے۔ اگر ہم دنیا کو بچانا چاہتے ہیں تو معاشرے کی ہر سطح پر حقیقی انصاف قائم کرنا ہوگا اور ہر ملک کو درپیش مسائل کو مناسب طریق پر حل کرنا ہوگا، جس سے مایوسی ختم ہوجائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی ملک کی دولت کو حرص کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے دوطرفہ پالیسیاں تشکیل دینی چاہئیں۔ سب سے بڑھ کر اس امر کی ضرورت ہے کہ دنیا اس بات کا احساس کرے کہ وہ اپنے خالق کو بھلا چکی ہے اور یہ کہ اسے واپس اپنے خالق کی طرف آنا ہوگا اور یہی وہ واحد راہ ہے جس سے حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے اور اسکے بغیر امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اس سے پہلے بہت سے مواقع پر ایک اور عالمی جنگ کے ہولناک نتائج سے آگاہ کرچکا ہوں اور شاید ایسی جنگ کے بعد ہی دنیا کو ان غیر منصفانہ پالیسیوں کے تباہ کن نتائج کا اندازہ ہوگا، جو صرف ذاتی مفادات اور خفیہ عزائم پر مبنی ہیں۔

مَیں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ایسی آفت آنے سے پہلے ہی دنیا ہوش کے ناخن لے لے۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ دنیا اپنے خالق کو شناخت کرلے اور اس پر ایمان لے آئے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

بعدازاں حضورانور نے دعا کروائی۔ (باقی آئندہ)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday Ist Jan 2015 Issue No. 1

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

❁...... ISIS اوراس قسم کے نظریات کے حامل دوسرے گروہ دنیا کے لئے ایک خطرہ ہیں۔ اور یہ حقیقت کہ یہ سب اسلام کے نام پر ہو رہا ہے امن پسند اور حقیقی مسلمانوں کو سخت دکھ اور تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ خواہ کچھ بھی ہو اس قسم کے بہیمانہ اور ظالمانہ نظریات کا مذہب کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی اسلامی تعلیمات تو ہر حال میں اور ہر سطح پر دوسروں کیلئے امن اور تحفظ کا ذریعہ ہیں۔

❁...... اگر کوئی شخص انصاف کے ساتھ اور بغیر کسی تعصب کے اسلام کے ابتدائی دَور کی تاریخ کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں مسلمانوں کا کردار بے داغ تھا۔ انہوں نے نہ تو کسی جنگ کی ابتدا کی اور نہ ہی کسی ملک پر قبضہ کرنا چاہا۔ بلکہ جہاں بھی اسلامی تعلیمات پہنچانے کی کوشش کی وہ پُرامن تبلیغ کے ذریعہ ہی کی۔

❁......قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دوسروں کی دولت پر حرص والی نظر نہیں رکھنی چاہئے اور یہ اصول اپنی ذات میں ہی دنیا کے امن کے لئے ایک سنہرا اصول ہے۔

متعدد قرآنی آیات کے حوالہ سے اسلام کی امن وآشتی پر مبنی اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

❁......میں ان لوگوں، تنظیموں اور سیاستدانوں سے پوچھتا ہوں، جو انتہا پسند گروہوں کے مظالم کو بنیاد بنا کر دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب ہے کہ وہ غور کریں کہ یہ گروہ اتنے فنڈز کہاں سے لے رہے ہیں جن سے وہ ایک لمبے عرصہ تک دہشت گردی اور جنگی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں؟ وہ اتنے جدید ہتھیار کیسے حاصل کر لیتے ہیں؟ کیا ان کے پاس اسلحہ ساز کارخانے اور صنعتیں ہیں؟ ظاہر ہے کہ انہیں بعض طاقتوں کی مدد اور حمایت حاصل ہے۔ یہ تیل کی دولت سے مالا مال مسلم ریاستوں کی مدد بھی ہوسکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عالمی طاقتیں خفیہ طور پر انہیں مدد فراہم کر رہی ہوں۔ ❁......ان گروہوں کی فنڈنگ کو روکنے کے لئے فوری طور پر کچھ کرنا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر دنیا ان جنگی اور انتہا پسند گروہوں کو ختم کرنے کا ارادہ کرلے تو یہ بہت کم عرصہ میں ختم ہوسکتے ہیں۔ ❁......تمام امن پسند لوگ اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں اور ہر سیاستدان اور با اثر شخصیت تو لازماً اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرے اور اپنے اپنے دائرۂ اثر میں حقیقی انصاف قائم کرتے ہوئے اور نقضِ امن سے بچنے کے لئے سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے، دنیا میں امن قائم کرنے کی جستجو کرے۔ ❁......سب سے بڑھ کر اس امر کی ضرورت ہے کہ دنیا اس بات کا احساس کرے کہ وہ اپنے خالق کو بھلا چکی ہے اور یہ کہ اسے واپس اپنے خالق کی طرف آنا ہوگا اور یہی وہ واحد راہ ہے جس سے حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے اور اس کے بغیر امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام منعقدہ 11ویں پیس سمپوزیم میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

قسط نمبر 2

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

سب سے پہلے تو اس موقع پر میں اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو اس امن کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائے ہیں۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں کہ گزشتہ دس سالوں سے اس 'پیس سمپوزیم' (امن کانفرنس) کا ہر سال انعقاد ہو رہا ہے اور یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے سالانہ کیلنڈر کا مستقل حصہ بن چکا ہے۔ اس کانفرنس کا انعقاد بالعموم مارچ میں ہوتا ہے لیکن امسال بعض وجوہات کی بناء پر نومبر تک تاخیر کرنی پڑی۔ آج Rememberance Day بھی ہے جس کی وجہ سے بعض احباب جنہیں مدعو کیا گیا تھا وہ شاید شامل نہیں ہوسکے۔ بہرحال میں آپ سب کا بہت شکرگزار ہوں۔ آپ کی تشریف آوری سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ 'امن' کے بارے میں کسی مسلمان فرقہ کا نقطۂ نظر بھی سننا چاہتے ہیں کیونکہ آج کے دور میں 'امن' کے متعلق بہت کچھ کہا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں بہت سے اختلافات ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً موجودہ دور کے حالاتِ حاضرہ دنیا کی اکثریت کیلئے تشویش اور خوف کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ گوکہ یہ نہایت قابلِ افسوس امر ہے لیکن پھر بھی مجھے اعتراف کرنے میں کوئی تردد نہیں کہ دنیا میں ہمیں جو فساد نظر آرہا ہے وہ زیادہ تر بعض نام نہاد مسلمانوں کی حرکتوں کی وجہ سے ہے۔ ایک امن پسند مسلمان جو اپنے عقیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے اس کیلئے یہ نہایت دکھ اور افسوس کا باعث ہے۔ گزشتہ سال کے دوران ایک خاص تنظیم نے نہایت سفّاکانہ طور پر اپنی دہشت کا جال بچھایا ہے اور دنیا کیلئے باعثِ تشویش بن گئی ہے۔ میں شدت پسندوں کی اُس تنظیم کی بات کر رہا ہوں جسے عام طور پر ISIS یا IS کے نام سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دہشت گرد تنظیم کی حرکتوں سے نہ صرف مسلمان ممالک متاثر ہو رہے ہیں بلکہ یورپ اور دور دراز کے ممالک بھی اس گروپ کی بہیمیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ اور بعض دیگر ممالک کے مسلمان نوجوانوں کی پریشان کن حد تک تعداد اس بات پر یقین کرنے لگ گئے ہیں کہ ISIS ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے اور یہ نوجوان اس کے نظریات کی مکمل حمایت کر رہے ہیں۔ لہٰذا وہ ان کی مدد کا بلکہ ان کی خاطر جنگ لڑنے کا مصمم ارادہ کئے بیٹھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ یہاں یوکے سے ہی قریباً 500 لوگ جن میں اکثر نوجوان ہیں ISIS کیلئے ایک ایسی جنگ لڑنے شام اور عراق جا چکے ہیں جس کے بارہ میں شدت پسندوں کی یہ تنظیم جھوٹا دعویٰ کرتی ہے کہ یہ جنگ اسلام کی خاطر لڑی جا رہی ہے۔ اگر ہم صرف یورپ سے اس نام نہاد جہاد کیلئے جانے والوں کی تعداد کا اندازہ لگائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی اور دیگر یورپین ممالک کی نسبت برطانیہ سے عراق اور سیریا جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ برطانیہ کیلئے نہایت خطرہ اور تشویش کا باعث ہے کیونکہ ISIS اور اس کے نام نہاد 'خلیفہ' کا ایجنڈا اور عزائم انتہائی گھناؤنے اور بہیمانہ ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ان کا خلیفہ دنیا سے بدلہ لینا چاہتا ہے اور سرحدوں اور قوموں کو فتح کرنا چاہتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو ساری دنیا کا آقا بنانا چاہتا ہے اور غیر مسلموں کو مسلمانوں کا غلام یا ان کی ملکیت بنانا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو شخص بھی مسلمانوں کے جذبات کو کسی طرح سے بھی ٹھیس پہنچائے گا اس کو سزائیں دی جائیں گی اور شریعت کا نفاذ ہر ملک اور ہر شخص پر کیا جائے گا۔ وہ دوسرے مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے حقوق غصب کرنا چاہتا ہے، انہیں دبانا چاہتا ہے اور انہیں لونڈیاں بنانا چاہتا ہے یا زبردستی مسلمانوں کی بیویاں بنانا چاہتا ہے۔ ISIS اُن تمام مذاہب اور فرقوں کو ختم کر دینا چاہتی ہے جو اُن کے عقائد سے اختلاف کریں اور موجودہ مسلمان حکومتوں کو ختم کر کے ان کی طاقت پر قابض ہونا چاہتی ہے۔ پس اگر یہ باتیں درست ہیں تو پھر ان کی سوچ اور حکمتِ عملی بہت دور تک جاتی ہے۔ اور ان کا بنیادی مقصد دنیا کا امن تباہ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہنا بیوقوفی ہوگی کہ ISIS (داعش) یا اس قسم کے دوسرے شدت پسند گروہ دنیا پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے کیونکہ صاف نظر آتا ہے کہ وہ احمقانہ منصوبے بنائے بیٹھے ہیں جن کی بنیاد حقیقت کی بجائے جھوٹی حسرتوں پر ہے۔ لیکن اگر انہیں اس رستہ سے روکا نہ گیا تو پھر یہ لوگ قبل اس کے کہ اپنی موت آپ مرجائیں کسی بڑے نقصان اور تباہی کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے واقعات ہم دیکھ چکے ہیں کہ فردِ واحد بغیر کسی پشت پناہی

باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad